عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

# ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT

جلد: ۲۷ | ۸ تا ۱۵ / صفر المظفر ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ / فروری ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۷

## حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

افغانستان میں ارتدادی سرگرمیاں

# افغان عُلما کا مثالی کردار

## علم اور اہلِ علم

## درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

http://www.khatm-e-nubuwwat.com

## بیوی کا ترکہ

محمد شفیق' کراچی

س:...... میں ایک مسئلہ معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں جس مکان میں رہتا ہوں وہ میری بیوی کے نام ہے' میری کوئی اولاد نہیں ہے بیگم کو ڈاکٹر جواب دے چکے ہیں' بیگم کے تین بھائی اور ایک بہن ہے اور میں خود موجود ہوں۔ مکان اور جو گھر کا تمام سامان ہے اس کی تقسیم کس طرح ہوگی؟ میری عمر ۵۲ سال ہے بیگم کے بعد کس طرح یہ مسئلہ حل ہوگا؟ میں شادی کروں تو کیا طریقہ ہوگا؟ برائے مہربانی فرماکر میری مدد فرمائیں۔

ج:...... اگر بالفرض آپ کی بیگم کا انتقال ہوجائے تو اس مکان کا نصف آپ کو ملے گا اور باقی نصف ان کے بہن بھائیوں کو ملے گا' آپ زوجہ کی وفات کے بعد دوسرا نکاح کرسکتے ہیں۔

## زبردستی رخصتی

س:...... میرا شوہر جو کہ عرصہ تین سال سے خرچہ وغیرہ گھر میں نہیں دیتا اور اگر میں خود محنت مزدوری کرکے بچے پالتی ہوں تو میرے اوپر بیہودہ قسم کے الزامات عائد کرتا ہے' دوسرا یہ خاص مسئلہ درپیش ہے کہ دو تین افراد جو کہ اہل علم ہیں'

**مولانا سعید احمد جلال پوری**

انہوں نے ہمارے پورے حالات سن کر جواب دیا ہے کہ آپ دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہوجائیں کیونکہ آپ لوگوں کا نکاح ہی نہیں ہوا' کیونکہ بوقت نکاح نہ تو مجھے پوچھا گیا اور نہ ہی مجھے علم ہوا کہ نکاح کب ہوا اور کس طرح ہوا' جب مجھے بتایا گیا کہ تیرا نکاح ہوگیا ہے تو میں نے یکسر انکار کردیا کہ مجھے قبول نہیں پھر بھی مجھے گیارہ سال کی عمر میں زبردستی رخصت کردیا گیا اور زندگی کا ۲۸ سال کا عرصہ مسلسل ناچاقی میں اور بڑے بڑے کٹھن حالات میں گزر رہا ہے' کیونکہ میرا شوہر تقریباً ایک سال میں تین ماہ یا چار ماہ گھر میں نہیں گزارتا ہے مسلسل رائیونڈ یا ملک کے دیگر علاقوں میں رہتا ہے۔ لہٰذا آپ کے سامنے تمام حالات تحریر کردیے ہیں اور اس نکاح سے متعلق جواب فرمائیں جائز ہے کہ نہیں؟

ج:...... اگر آپ سے نکاح کے وقت پوچھا نہیں گیا اور نکاح کردیا گیا اور جب آپ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے اس سے انکار کردیا تو نکاح ہی نہیں ہوا' اس کے باوجود رخصت کرکے بھیج دینا اور اس سے ہمبستری اور میاں بیوی کے تعلقات محض زناکاری تھی' اگر آپ نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے تو آپ فوراً اس آدمی سے الگ ہوجائیں یا پھر نکاح شرعی کرکے حلال زندگی گزاریں۔

## صلوٰۃ التسبیح کا وقت

عبدالغفار خان' کوئٹہ

س:...... میں جمعہ کے دن اکثر صلوٰۃ التسبیح پڑھتا ہوں' مگر مولوی صاحب سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن ایک سے دو بجے کے دوران صلوٰۃ التسبیح' قرآن پاک نہیں پڑھنا چاہئے' اس کا ثواب نہیں ملتا کیا یہ حقیقت ہے؟ اور کیا صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا کوئی خاص وقت ہے؟

ج:...... عین طلوع شمس' استوا اور غروب آفتاب کے علاوہ ہر وقت میں فرض، واجب نماز پڑھی جاسکتی ہے' البتہ نوافل طلوع صبح صادق کے بعد' فجر کی نماز اور عصر کی نماز کے بعد پڑھنا مکروہ ہے' اس کے علاوہ ہر وقت جائز ہیں جبکہ تلاوت قرآن کے لئے تو ان اوقات کی بھی پابندی نہیں' اس لئے امام صاحب کا مسئلہ میری سمجھ میں تو نہیں آیا۔ شاید امام صاحب نے استوا یعنی آفتاب کے عین سر پر آنے کے وقت کی وجہ سے صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کو منع فرمایا ہو؟

# ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری
علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
عبداللطیف طاہر — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۷ شمارہ: ۷ ۱۵تا۲۱/صفر المظفر ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶تا۲۲/فروری ۲۰۰۸ء



سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیراعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

کمپوزنگ

محمد فیصل عرفان


## اس شمارے میں


| | | |
|---|---|---|
| افغانستان میں ارتدادی سرگرمیاں اور امن علماء کا مثالی کردار! | ۴ | مولانا سعید احمد جلال پوری |
| درسِ حدیث | ۸ | مولانا محمد یوسف لدھیانوی |
| درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا | ۹ | مولانا نور عالم خلیل امینی |
| حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ | ۱۲ | ڈاکٹر عبدالمعید |
| ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا! | ۱۴ | مشتاق احمد قریشی |
| قادیانیوں کے اعتراضات کا اجمالی جواب | ۱۶ | مولانا اللہ وسایا |
| بیعت و نسبت | ۲۰ | مولانا علاؤ الدین افغانی |
| علم اور اہلِ علم | ۲۳ | قاضی محمد اسرائیل گڑنگی |
| بزمِ اطفال | ۲۴ | قاضی احسان احمد |


بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ


### زرِتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

### زرِتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔



رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199



ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادارہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

# افغانستان میں ارتدادی تحریک

# اور

# افغان علماء کا مثالی کردار!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

افغانستان شروع دن سے ایک مسلم اسٹیٹ رہا ہے، اور یہاں کے حکمران اور عوام پکے اور سچے مسلمان رہے ہیں، یہاں کے حکمرانوں نے ہی مسلمانانِ ہند کی مدد کی اور سومنات کا مندر توڑنے کا اعزاز بھی افغانستان کے ایک سپوت ..... محمود غزنویؒ ..... کے حصہ میں آیا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے مرہٹوں کی یورش وشورش روکنے کے لئے جس مردِ مجاہد ..... احمد شاہ ابدالی" ..... کو یاد کیا، وہ بھی اسی افغانستان سے تعلق رکھتا تھا۔ غرض یہاں کی اسلامی تہذیب وتمدن اور یہاں کی دین داری ہمیشہ مسلم رہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی طالع آزمانے افغانستان کو فتح کرنے کا خواب دیکھا تو اسے اپنے زخم چاٹنا پڑے۔ اسی طرح جب بھی کسی بددین وطحد نے وہاں کسی قسم کی بے دینی، الحاد اور ارتداد کی آبیاری کرنا چاہی، اسے اپنی غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔

چنانچہ مسیلمہ کذاب کے جانشین، مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی جب مسلمانانِ افغانستان کو مرتد کرنے کا منصوبہ بنایا اور اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنے نمائندے افغانستان بھیجے تو وہاں کے غیرت مند حکمرانوں ..... امیر امان اللہؒ اور امیر حبیب اللہؒ ..... نے قادیانیت کے داعیوں کے ساتھ جو سلوک کیا ..... پھانسی دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا ..... وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

یہ انہیں حضرات کی ہمت، جرأت، دینی اور ملی غیرت کی برکت ہے کہ آج تک قادیانیت نے کم از کم افغانستان کا رُخ نہیں کیا۔ مگر افسوس! کہ اپنوں کی غداری اور اغیار کی عیاری نے افغانستان کا وہ مذہبی تصلب برقرار نہ رہنے دیا۔

چنانچہ سب سے پہلے اس پر روس نے ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کی، خدا خدا کرکے اس سے جان چھوٹی تو امریکا ملعون نے اس پر اپنا تسلط قائم

کرنے کے لئے پنجے گاڑ دیئے۔ اس وقت کہنے کو افغانستان ایک مستقل ریاست ہے، وہاں کا مستقل صدر، کابینہ، شوریٰ اور وزراء ہیں، فوج اور پولیس وغیرہ بھی ہے، لیکن حقیقت حال اس سے مختلف ہے، کیونکہ وہاں کی تمام تر پالیسیاں، ملکی، انتظام والنصرام اور عزل ونصب کا تمام تر اختیار ان کے ہاتھ میں نہیں ہے، دوسرے لفظوں میں افغانستان میں حکومت ضرور ہے لیکن اس کی حیثیت ایک کٹ پتلی سے کچھ زیادہ نہیں۔

چنانچہ اس ملک کی اقتصادی، معاشی، معاشرتی، ترقیاتی اور ثقافتی پالیسیوں پر مقامی نمائندوں کا کوئی اختیار نہیں، وہاں اصل حکمران جارح اقوام و افواج ہیں، دوسرے الفاظ میں افغانستان اس وقت ایک امریکی اسٹیٹ ہے، جہاں امریکا کا حکم چلتا ہے اور امریکی پالیسیوں کا دور دورہ ہے اور اس کے حکم ومنشاء کے خلاف کوئی پر نہیں مار سکتا، امریکا وہاں کیوں آیا؟ اور اس کے کیا اہداف ومقاصد ہیں؟ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ اس لئے اس کے تذکرہ کی چنداں ضرورت نہیں۔

تاہم امریکا کے وہاں آنے کے دوسرے سیاسی مقاصد کے علاوہ ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ ایک قدیم اسلامی ملک کی دینی، ملی اور اسلامی اساس کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے اور اس کی مسلم عوام کو مذہب وملت، دین وشریعت اور قرآن وسنت سے باغی کر کے انہیں مرتد بنایا جائے۔ چنانچہ امریکی تسلط کے بعد جس کثرت سے وہاں عیسائی مشنریوں نے یلغار کی ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۲۰۰۱ء سے اب تک افغانستان میں ساڑھے تین ہزار این جی اوز رجسٹرڈ کی جاچکی ہیں، جن کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ افغانستان کے مفلوک الحال اور غریب مسلمانوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھا کر ان کے دین وایمان کا سودا کیا جائے۔

لیکن اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تاحال عیسائی مشنریاں اپنے مقاصد میں خاطر خواہ کامیاب نہیں ہوسکیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو وہاں کے لوگ پکے سچے مسلمان ہیں اور دوسرے نمبر پر وہاں کے علماء بھی بہرحال اس کے لئے فکرمند رہے ہیں، چنانچہ روزنامہ امت کی ایک رپورٹ سے افغانستان میں امریکا کی ارتدادی تحریک اور وہاں کے علماء اور مسلمانوں کی ہمت کا کسی قدر اندازہ لگایا جاسکتا ہے؟ ملاحظہ ہو:

”افغان علماء کی شوریٰ نے صدر کرزئی کو خبردار کیا ہے کہ وہ ملک بھر میں پھیلی ایسی غیرملکی این جی اوز اور فلاحی اداروں پر پابندی عائد کر کے انہیں ملک سے باہر نکالیں جو فلاحی کاموں کی آڑ میں عیسائیت کا پرچار کر رہی ہیں، بصورت دیگر وہ خود اس مذموم عمل کو روکنے کے لئے صف آراء ہوجائیں گے، افغان علماء کی شوریٰ نے اپنے متفقہ فیصلے میں مذہب تبدیل کرنے والے مرتد شخص کو پھانسی دینے کی سزا کا اعادہ کرتے ہوئے صدر کرزئی سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے سزا پانے والے مجرموں کو سرعام پھانسی پر لٹکایا جائے تاکہ دیگر لوگ اس سے عبرت پکڑ لیں، افغانستان میں طالبان حکومت کے خاتمے کے بعد سے اب تک افغان علماء شوریٰ کا اپنی حکومت سے یہ سب سے اہم مطالبہ ہے۔ افغان عوام میں حمایت رکھنے والے علماء کی شوریٰ کے ایک وفد نے اس سلسلے میں گزشتہ دنوں صدر حامد کرزئی سے ملاقات کے دوران عیسائیت کی تبلیغ کرنے والی این جی اوز پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔ افغان صدارتی ترجمان نے علماء شوریٰ کا مطالبہ اور صدر کرزئی کے ساتھ ملاقات سمیت انہیں اس ضمن میں کھلا خط دینے کی تصدیق کی، تاہم انہوں نے وضاحت کی ہے کہ افغان علماء شوریٰ کے وفد نے اس ضمن میں کوئی ٹھوس ثبوت اور شواہد پیش نہیں کئے ہیں۔

دوسری جانب افغان علماء شوریٰ کے رکن علی جبریلی نے، جو افغان پارلیمنٹ کی رکنیت بھی رکھتے ہیں، افغان میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اس ضمن میں تمام ضروری شواہد صدر کرزئی کو فراہم کر دیئے ہیں، علی جبریلی کا کہنا ہے کہ عیسائیت کی تبلیغ کرنے والی بعض این جی اوز نے کابل اور ملحقہ صوبوں میں دفاتر کھول رکھے ہیں، جہاں سے وہ افغانوں کو مذہب تبدیل کرنے کی دن رات سعی کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا ہے کہ بعض عیسائی مبلغین ان این جی اوز کی آڑ میں افغان شہریوں پر

عیسائیت سے متعلق لٹریچر، کتابیں اور کیسٹیں تقسیم کر رہے ہیں، جبکہ بہت ساری این جی اوز افغان شہریوں کو مذہب تبدیل کرنے کے بدلے غیر ممالک میں پناہ دینے کی پیشکش بھی کرتی ہیں۔ یہ این جی اوز افغان شہریوں کی معاشی بدحالی سے فائدہ اٹھا کر انہیں مذہب تبدیل کرنے پر زور دیتی ہیں۔

افغان علماء شوریٰ نے اپنے مطالبے کو نماز جمعہ کے خطبے میں بھی دہرایا ہے۔ مجرموں کو سرعام پھانسی دینے کے مطالبے کے سوال پر علی جبریلی کا کہنا ہے کہ اسلام کے قانون اور خود افغان آئین میں یہ درج ہے کہ اس ملک میں کسی بھی مرتد ہونے والے شخص کو پھانسی دی جائے گی۔ افغان اسلامی شوریٰ نے مزید اضافہ کیا کہ ملک میں بعض این جی اوز نے ملحدانہ سرگرمیاں اختیار کی ہوئی ہیں، جس کی وجہ سے شوریٰ کو تشویش ہے، ایسی سرگرمیاں دین مبین اسلام، افغان آئین اور ملکی سلامتی کے منافی ہیں، جنہیں اگر وقت پر نہ روکا گیا تو صرف افغانستان ہی نہیں بلکہ پورا خطہ اس سے متاثر ہوگا۔

اس مطالبے سے قبل افغان علماء شوریٰ نے اپنی حکومت سے ملک کے اندر بعض نجی چینلز کی بندش کا تقاضا بھی کیا تھا، افغانستان میں طالبان کے سقوط کے بعد بہت ساری تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ یہاں میڈیا کے میدان میں بھی عملی تبدیلیاں واقع ہو چکی ہیں، ملک میں درجن بھر نجی ٹی وی چینلز کھلے ہیں، جبکہ ان چینلوں میں سے بعض بھارتی اور دیگر پڑوسی ممالک کی ثقافت کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں، ان چینلز پر چلائے جانے والے ڈرامے پشتو اور دری زبانوں میں ترجمہ کر کے نشر کیے جاتے ہیں، طلوع نامی ٹی وی چینل جو کہ آغا خان ڈیولپمنٹ فاؤنڈیشن کے تعاون سے چلایا جا رہا ہے، اس بارے میں سب سے زیادہ غیر محتاط چینل ثابت ہوا ہے، اب تک اس چینل پر کئی بار تنقید ہوئی ہے، ناقدین میں افغان علماء عوام اور مختلف سیاسی تنظیموں کے نمائندگی رکھنے والے عہدیداران بھی شامل ہیں، جن کا بالعموم الزام یہ ہوتا ہے کہ طلوع ٹی وی نہ صرف بھارت و دیگر ممالک کی ثقافت کی ترویج کرتا ہے بلکہ وہ اپنی نشریات سے افغان کلچر اور مذہب کی بھی توہین کرتا رہتا ہے، حال ہی میں مذکورہ ٹی وی چینل نے کیوبا کی پاپ ڈانسر اور گلوکارہ شکریرا کے غیر اخلاقی سین نشر کیے، جس پر افغان علماء اور خود عوامی نمائندوں نے شدید تنقید کی اور حکومت سے اس چینل پر پابندی کی درخواست کی۔

افغان انتظامیہ کے ۲۰۰۱ء کے اواخر میں وجود میں آتے ہی سینکڑوں فلاحی این جی اوز بھی ملک میں کھپ گئیں، اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ افغان حکومت کی تشکیل کے لئے جرمنی کے شہر بون میں کانفرنس کے انعقاد کے وقت بیرون ملک اور عالمی برادری کی جانب سے افغانستان کو فراہم کی جانے والے امداد کی ترسیل اور اخراجات کی ذمہ داری انہی این جی اوز کو سونپی گئی تھی، جبکہ دوسری جانب ملک میں این جی اوز ایک منافع بخش کاروبار کی شکل اختیار کر چکی ہیں، ایک اندازے کے مطابق افغانستان بھر میں ۲۰۰۱ء کے اواخر سے اب تک ساڑھے تین ہزار ملکی و غیر ملکی این جی اوز رجسٹرڈ کی جا چکی ہیں، جبکہ یہ سلسلہ ابھی جاری ہے، ۲۰۰۳ء کے دوران صدر کرزئی کے دوسرے دور حکومت کے وزیر پلان ڈاکٹر رمضان بشر دوست نے دو ہزار سے زائد این جی اوز کے لائسنس منسوخ کر دیے۔ ڈاکٹر رمضان بشر دوست نے ان این جی اوز پر الزام لگایا تھا کہ وہ اپنے بجٹ کا زیادہ تر حصہ اپنے اخراجات پر خرچ کرتی ہیں اور ان سے ملک و قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ہے۔ تاہم کچھ ہی عرصے کے بعد یہ تمام این جی اوز دوبارہ بحال ہو گئیں اور ڈاکٹر رمضان بشر دوست کو استعفیٰ دینا پڑا۔

بظاہر اب تک ملک بھر میں موجود این جی اوز کی جانب سے کسی شہری کو مذہب تبدیل کروانے کی باضابطہ شکایت سامنے نہیں آئی، تاہم دو تین برسوں کے دوران دو مختلف واقعات نے افغان عوام اور بالخصوص علماء شوریٰ کو سوچنے پر مجبور کر دیا، ان واقعات میں ایک مرتد عبدالرحمٰن کا واقعہ ہے جسے افغان انتظامیہ نے گرفتاری کے بعد بین الاقوامی دباؤ کا سامنا نہ کر سکنے کی وجہ سے سزا دیئے بغیر چھوڑ دیا، جبکہ دوسرا واقعہ طالبان کے ہاتھوں جنوبی صوبہ غزنی میں گرفتار ہونے والی بیس سے زائد جنوبی کورین مبلغین تھے جو فلاحی کاموں کی آڑ میں عیسائیت کی تبلیغ کر رہے تھے، تاہم وہ طالبان کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے جن میں سے دو نے اپنی جانیں گنوائیں اور پھر ایک معاہدے کے تحت دیگر کو آزاد کر دیا گیا۔

ان دو واقعات میں مرتد عبدالرحمٰن کا واقعہ کچھ معنی خیز اور پروگرام کے تحت چلایا گیا۔ مرتد عبدالرحمٰن روسیوں کے افغانستان میں داخل ہونے کے بعد فیملی سمیت پشاور آیا، جہاں وہ ایک غیر ملکی این جی او سے منسلک ہو گیا، این جی او افغان مہاجرین کے امور پر کام کرتی تھی، مرتد عبدالرحمٰن کا تعلق صوبہ پنج شیر سے تھا۔ چنانچہ پشاور ہی میں عبدالرحمٰن مرتد ہو کر عیسائی بن گیا، پشاور میں نقض امن کا ڈرامہ کرنے کے بعد مرتد عبدالرحمٰن کو ۱۵ سال قبل جرمنی بھیجا گیا، جہاں اس کی عیسائیت کے حوالے سے برین واشنگ کی گئی۔

مارچ ۲۰۰۶ء کے دوران اسے ایک پروگرام کے تحت واپس افغانستان بھیجا گیا، جہاں مذہب تبدیل کرنے کے جرم میں اس کے رشتے داروں نے اسے گرفتار کروا کر انتظامیہ کے حوالے کر دیا، اس خبر کی عالمی طور پر خوب کوریج کی گئی اور ویٹی کین سمیت امریکا، یورپ اور دیگر ممالک سے مرتد کے حق میں مظاہرے اور کانفرنسیں منعقد ہوئیں، افغان حکومت پریشانی کا شکار ہو گئی، ایک طرف اسلامی اور ملکی آئین تھا جس کے مطابق مرتد کی سزا موت ہے، جبکہ دوسری جانب مرتد کے حق میں اٹھنے والا بین الاقوامی دباؤ، بالآخر حکومت بین الاقوامی دباؤ تلے دب گئی اور اس طرح دو ہفتوں تک جیل میں رہنے والے مرتد عبدالرحمٰن کو آزاد کرا کے اٹلی روانہ کر دیا گیا۔

آزادی کے بعد مرتد نے اپنی پریس کانفرنسوں میں بعض معنی خیز باتیں بتائیں، اس کا کہنا تھا کہ افغانستان میں ایسے سینکڑوں افراد موجود ہیں جو کھلے دل سے عیسائیت کو قبول کرتے ہیں، تاہم برملا اظہار اس لئے نہیں کر سکتے کہ انہیں جان کا خطرہ ہے، اسی طرح ایک جگہ مرتد نے بتایا کہ مذہب تبدیل کرنے والے افراد کو ان کی جانوں کی سلامتی کی غرض سے یورپی اور مغربی ممالک میں پناہ دی جائے تو وہ آزادانہ طور پر اپنے نئے مذہب کا اظہار کر سکیں گے۔

افغان علماء شوریٰ کو افغان عوام کی بھرپور حمایت حاصل ہے، تاہم افغان حکومت بین الاقوامی سطح پر بعض ممالک کو جواب دہ بھی ہے، یہ بات بھی بتاتے چلیں کہ افغان علماء شوریٰ ہی کی مخالفتوں کی بنا پر افغانستان میں کئی بار حکومتیں بدل چکی ہیں، لیکن اب دیکھنا ہے کہ کیا علماء شوریٰ اپنا مذکورہ مطالبہ منوانے میں کس حد تک کامیاب ہوتی ہے۔'' (روزنامہ امت کراچی، ۱۸/جنوری ۲۰۰۸ء)

بلاشبہ اس وقت افغانستان کے علماء اور شوریٰ کے ارکان نے جس بیدار مغزی کا ثبوت دیا ہے اور جس طرح انہوں نے مسلم عوام کو بیدار کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے، اس سے امید کی جاتی چاہئے کہ انشاء اللہ عیسائی ارتدادی تحریک بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی ارتدادی تحریک کی طرح ناکام ہو گی۔

اس موقع پر ہم پاکستان کے ارباب حکومت سے بھی درخواست کرنا چاہیں گے کہ جس طرح افغان علماء کی شوریٰ کے ارکان نے باوجود امریکی تسلط کے اپنی عوام کے دین و مذہب کی حفاظت کے لئے کلمہ حق بلند کیا ہے اور اپنی ثقافت و تہذیب پر کسی سودے بازی کو برداشت نہیں کیا، ہمیں بھی ان کی تقلید کرتے ہوئے عیسائیوں اور ان کی مشنریوں کو اپنے سروں پر نہیں بٹھانا چاہئے، اسی طرح عیسائیوں کے گماشتے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی ذریت نوازی کے بھیانک کردار سے بھی باز آ جانا چاہئے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم پاکستان کے علماء سے بھی گزارش کرنا چاہیں گے کہ افغانستان گویا اب مکمل طور پر امریکا کے زیر تسلط ہے، اس کے باوجود اگر وہاں کے علماء اپنے دین و مذہب اور ثقافت و تہذیب کی حفاظت و صیانت اور اپنی قوم کے ایمان و اسلام کی فکر میں سرگرم ہیں تو ہمیں بھی اپنی حکومت کی خلاف اسلام سرگرمیوں کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

درس حدیث

# کھانے کے آداب واحکام

## گدھے کا گوشت حرام ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کے گوشت کو ممنوع قرار دیا۔

(ترمذی، ج:۲، ص:۲)

### تشریح:

جاہلیت میں نکاح مؤقت کا رواج تھا، جنگ خیبر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی اور غزوۂ اوطاس میں، جو فتح مکہ کے متصل تھا، تین دن تک اس کی اجازت دی اور پھر ہمیشہ کے لئے اس کو ممنوع اور حرام کردیا گیا، چنانچہ تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ متعہ قیامت تک کے لئے حرام ہے۔

غزوۂ خیبر کے موقع پر ہی گدھے کے گوشت کی بھی ممانعت فرمائی، جبکہ جاہلیت میں اس کا گوشت کھانے کا بھی کم وبیش رواج تھا، اور اب تک اس کے بارے میں ممانعت نازل نہیں ہوئی تھی، سب سے پہلے غزوۂ خیبر میں اس کی حرمت نازل ہوئی، چنانچہ تمام ائمہ کا اس کی حرمت پر اتفاق ہے۔

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا خیبر کے دن ان تمام چیر پھاڑ کرنے والے درندوں کو جو کچلیوں سے شکار کرتے ہیں اور اس جانور کو جس کو باندھ کر نشانہ بنایا جائے اور پالتو گدھوں کو۔“

(ترمذی، ج:۲، ص:۲)

جنگل کے وہ تمام درندے جو چیر پھاڑ کرتے ہیں اور دانتوں سے شکار کرتے ہیں، ان کی حرمت متفق علیہ ہے۔ اگرچہ بعض جانوروں میں اختلاف ہے کہ یہ درندوں میں شامل ہیں یا نہیں؟ یہی حکم ہے ان پرندوں کا جو پنجے سے شکار کرتے ہیں، وہ بھی بالاتفاق حرام ہیں۔

”مجثمہ“ سے مراد وہ جانور ہے، جس کو باندھ کر تیروں کا نشانہ بنایا جائے، اہل جاہلیت اس ظالمانہ طریقے سے جانور کا جھٹکا کرتے تھے کہ اس کو باندھ کر تیروں کا نشانہ بناتے تھے، یہاں تک کہ وہ زخموں کی تاب نہ لاکر مرجاتا تھا، ایسا جانور حرام ہے۔

ایک تو یہ فعل نہایت ظالمانہ ہے کہ جانور کو اس قسم کے ظلم وستم کا نشانہ بنایا جائے، یہاں تک کہ وہ تڑپ تڑپ کر جان دیدے، دوسرے اس جانور کا ذبیحہ نہیں ہوتا کیونکہ ذبح اختیاری میں ذبح کا محل گردن ہے۔

اور ”پالتو گدھے“ اس لئے فرمایا کہ نیل گائے جو جنگل کا جانور ہے، عرب اس کو ”حمار وحشی“ کہتے ہیں، یعنی جنگلی گدھا، اور فارسی میں اس کو ”گورخر“ کہا جاتا ہے، وہ درحقیقت گدھا نہیں، اس کا کھانا جائز ہے۔

## کافروں کے برتنوں میں کھانا

”حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہنڈیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا (کہ آیا ان کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟) فرمایا: ان کو دھوکر خوب صاف کرلو، اور ان میں کھانا پکاؤ، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر درندے کے کھانے کی ممانعت فرمائی جو کچلیوں سے شکار کرے۔“

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

(ترمذی، ج:۲، ص:۲)

غیر مسلموں کے برتنوں کو استعمال کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو ان کو دھوکر خوب صاف کرلیا جائے، پاک صاف ہونے کے بعد ان کا استعمال جائز ہے، خواہ پکے برتن ہوں جیسے: تانبا، لوہا، کانسی وغیرہ اور خواہ کچے ہوں جیسے: مٹی کے پکائے ہوئے برتن، دونوں طرح کے برتن دھونے سے پاک ہوجاتے ہیں اور عوام میں جو مشہور ہے کہ کچا برتن دھونے سے پاک نہیں ہوتا بلکہ اس کا توڑنا ضروری ہے، یہ بالکل غلط ہے۔

مجوسیوں کے برتنوں کو استعمال سے پہلے دھوکر خوب صاف کرنے کا جو حکم فرمایا...... واللہ اعلم...... اس کی دو وجہیں ہیں، ایک یہ کہ اگرچہ انسانی فطرت کھانے پینے کے برتنوں کو نجاست و آلودگی سے بچانے کا تقاضا کرتی ہے، اس کے باوجود بعض قومیں بعض نجس چیزوں کو پاک سمجھتی ہیں، جیسے ہندو لوگ گائے کے گوبر کو پاک سمجھتے ہیں اور جیسے عیسائی لوگ کہ خمر اور خنزیر سے ان کے برتن آلودہ رہتے ہیں، ایسی قوموں کے برتنوں کا نجس ہونا محتمل بلکہ اغلب ہے، اس لئے ان کو پاک کرلینا ضروری ہوا۔ دوسرے یہ کہ اگرچہ ان کے برتن بظاہر پاک ہوں گے مگر کافروں کی گندگی اور پا کی پلیدی کے معاملے میں بے احتیاطی کی وجہ سے ذہن میں خلش رہے گی، اس خلش کو دور کرنے کے لئے ان برتنوں کی صفائی کا حکم فرمایا علاوہ ازیں ان سے مسلمان کو طبعی کراہت بھی محسوس ہوتی ہے، صاف کرنے سے اس کراہت کا بھی ازالہ ہوجائے گا، واللہ اعلم۔

☆☆............☆☆

مولانا نور عالم خلیل امینی

اللہ پاک نے اپنی زندہ جاوید کتاب میں معجزانہ اور بلیغ اسلوب میں فرمایا ہے کہ مومنوں کی صفات میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں' بڑے بڑے گناہوں اور بدکاریوں سے بچتے ہیں' غصے کے وقت لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں' اپنے رب کی بات مانتے ہیں' نماز قائم کرتے ہیں' دین و دنیا کے معاملات میں آپس کے مشورے کے بعد ہی کوئی قدم اٹھاتے ہیں' ہمارے عطا کردہ رزق سے خرچ کرتے ہیں اور جب ظلم و جور کا شکار ہوں تو انتقام لیتے ہیں:

''اور جو کچھ اللہ کے یہاں ہے بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے واسطے ایمان والوں کے جو اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور جو لوگ کہ بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی سے اور جب غصہ آوے' تو وہ معاف کر دیتے ہیں اور جنہوں نے کہ حکم مانا اپنے رب کا اور قائم کیا نماز کو اور کام کرتے ہیں مشورے سے آپس کے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ کہ جب ان پر ہووے چڑھائی تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔''

(الشوریٰ:۳۶تا۳۹' ترجمہ شیخ الہندؒ)

آیت کریمہ میں ''ینتصرون'' کا لفظ آیا ہے۔ یہ لفظ انتہائی بھرپور معنی کا حامل ہے' اس کے معنی: کامیابی' فوز و فلاح' غلبہ و فتح مندی' انتقام' دوسروں کی نصرت و مدد اور حق و انصاف کی مدافعت وغیرہ ہے' لہٰذا آیت کا مطلب ہوگا کہ جب اہل ایمان کو ظلم و تعدی سے سابقہ ہوتا ہے تو اس سے بھرپور انداز میں نمٹتے ہیں' کامیابی حاصل کرتے ہیں' ظالموں پر فتح پاتے ہیں' غلبہ و سربلندی کو روبہ عمل لاتے ہیں' اللہ کی مدد سے ظالموں سے انتقام لیتے ہیں' کیونکہ اللہ کی سنت ہے کہ وہ مظلوموں کی مدد کرتا ہے' ظلم و جور کا نشانہ بننے والوں کا ساتھ دیتا ہے اور فتح مندی و غلبے کے ذریعے ان کی اشک سوئی اور خبرگیری کرتا ہے۔

یہ آیت موجودہ حالات میں مسلمانوں کے لئے بڑی بشارت کی حامل ہے' اس وقت ساری دنیا میں ہمیں ظلم و جور کا سامنا ہے' لامحدود ظلم و تعدی کا ہمیں شکار بنایا جا رہا ہے' ہمیں پیہم اور بغیر کسی وقفے کے جسمانی و ذہنی عذاب میں مبتلا رکھا جا رہا ہے' ہمیں ہر طرف سے گھیرا جا رہا ہے' ہمارا پیچھا کیا جا رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مظلومی کی یہ صورت حال ہمارا مقدر اور ہمارا نصیبہ ہے۔ یہ صورت حال ہم میں سے بہت سے لوگوں کے لئے مایوسی اور احساس محرومی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ بہت سے مسلمان زبان حال و زبان قال دونوں سے یہ کہنے لگے ہیں ''متیٰ نصر اللہ'' (اللہ کی مدد کب آئے گی؟) اس کے جواب میں سنت اللہ گویا یہ پکار کے کہہ رہی ہے: ''الا ان نصر اللہ قریب'' (ہاں سنو! اللہ کی مدد آیا چاہتی ہے) بلاشبہ اللہ کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ ظلم کا لازماً ازالہ کرتا رہا ہے' باغیوں' سرکشوں' گردن فرازوں' ظلم و جور کے ناخداؤں اور غرور و تکبر و بربریت کے ''رب اعلیٰ'' سب سے بڑا خدا ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کو مناتا اور اپنے عدل و انصاف کے قانون محکم کے ذریعے انہیں ان کے منطقی انجام بد تک پہنچاتا رہا ہے۔ وہ آخرت سے پہلے دنیا میں ان کی بھرپور اور کھلم کھلا رسوائی و جگ ہنسائی کا انتظام کرتا رہا ہے' اس کی سنت ڈھیل دینے کی رہی ہے' لیکن چھوڑ دینے اور بالکل طرح دینے کی نہیں رہی ہے' لیکن ہم انسان ضعیف البنیان اور اسی خدائے عالم الغیب کے بقول عجلت پسند جو پیدا کئے گئے ہیں' تو ہم زندگی کے تمام مسائل کے حوالے سے عجلت پسند اور جلد باز واقع ہوئے ہیں۔ ہم انتظار کرنے اور آہستہ روی کے قائل نہیں' ہم تو بس یہ چاہتے ہیں کہ ہر کام ہماری خواہش کے مطابق

اور ہماری چاہت کے بقدر اور ہماری بے حساب تمنا کے معیار پر ہمارے مقرر کردہ وقت پر ہی ضرور ہو جایا کرے ورنہ ہماری بے تابی دیدنی ہوتی ہے۔

بہر صورت ہم اس وقت ظلم و جور کی ہر نوع کا شکار ہیں لیکن یہی صورتحال ہماری فتح مندی ہمارے غلبے ہماری بھرپور کامرانی و شادمانی کا یقینی پیام بھی ہے۔ ہم خدائے لم یزل کے دست قدرت کے طفیل ظالموں سے ضرور بدلہ لیں گے ہم حق و عدل کے لئے ضرور کامیاب ہوں گے کیونکہ ہم اس کے سچے نمائندے اور واحد علمبردار ہیں۔ آیت کریمہ صاف طور پر بتاتی ہے کہ اللہ پاک کا مظلوم مومنوں سے فتح مندی اور غلبہ دینے کا یہ وعدہ ہے۔ آیت صرف یہی نہیں بتاتی کہ یہ حقیقت رونما ہو کے رہے گی بلکہ وہ یہ بھی بتاتی ہے کہ مظلوم مومنوں کے لئے یہ محکم وعدۂ الٰہی ہے جو بہر صورت پورا ہو کے رہتا ہے خواہ ظالموں کو پسند ہو یا ناپسند ان کے نہ چاہنے سے کچھ نہیں ہوگا انہیں اپنے ظلم کا تلخ مزہ چکھنا ہوگا اور مظلوموں کو ان سے انتقام دلایا جائے گا یہ اسی دنیا میں ہوگا اسی آسمان کے نیچے اور اسی زمین کے اوپر ہوگا اور آخرت کا عذاب تو اپنی جگہ ہے ہی جو اس سے زیادہ شدید اور کماً و کیفاً ناقابل تصور حد تک رسوا کن اور تکلیف دہ ہوگا۔ (العیاذ باللہ)

ایک مرتبہ اور آیت کے الفاظ کو ذہن نشین کر لیجئے:

"والذین اذا اصابھم البغی ھم ینتصرون." (الشوریٰ)

ترجمہ: "وہ لوگ کہ جب ان پر ہووے چڑھائی تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔"

یعنی وہ اس آبرو کا بدلہ لیتے ہیں جو ان سے چھین لی گئی تھی اس عزت کا بدلہ لیتے ہیں جس سے انہیں محروم کر دیا گیا تھا اس زمین کا بدلہ لیتے ہیں جو ان سے ہڑپ کر لی گئی تھی اس امن اور چین کا بدلہ لیتے ہیں جس کے لئے ان کو ترسایا گیا تھا اس ظلم کا بدلہ لیتے ہیں جو ان پر ڈھایا گیا تھا خودداری کی اس زندگی کا بدلہ لیتے ہیں جس سے ان کو تہی مایہ کر دیا گیا تھا اور اس وطن کا بدلہ لیتے ہیں جس سے ان کو نکالا گیا تھا۔

لیکن اس کے لئے صرف ایک شرط ہے اور وہ ہے "ایمان" کی شرط جو بڑی کڑی اہم اور کٹھن شرط ہے کیونکہ اس شرط پر پورا اترنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ اس کو دعویٰ ریاکاری سینہ زوری فخر و مباہات کے سرمایوں قوت بازو دھوکہ دہی حیلہ سازی بہانہ بازی اور ظاہر کی تابناکی اور باطن کی تیرگی کے ساتھ حاصل نہیں کیا جا سکتا حقیقت یہ ہے کہ ایمان کا واقعی وجود ہی ایک انسان کے ہر درد کی شافی دوا اور ہر مسئلے کا مکمل اور کافی حل ہے۔ ایمان سے بڑا مسیحا اس دنیا میں کوئی نہیں۔ اس سے بڑا سہارا اور ہر مشکل کے بھنور کا مضبوط کنارا دنیا میں دستیاب نہیں۔ اس اکسیر کے بعد کسی فارمولے کی ضرورت نہیں اور اس ماسٹر کی (شاہ کلید) کے بعد کسی کلید کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس کے ہوتے ہوئے انسان کو کسی ہتھیار کی ضرورت نہیں وہ زندگی کے ہر معرکے میں بے تیغ لڑ کر اس کو مکمل طور پر سر کر سکتا ہے اس کے بغیر انسان کائنات کی ایک کٹی ہوئی پتنگ ہے ہر سہارے کے باوجود بے سہارا ہے ہر شفقت کے باوجود حالات کی ستم ظریفی اور حوادث زمانہ کی تیز دھوپ کا نشانہ ہے۔

آیت میں جو بشارت ہے وہ محض نام کے مسلمانوں اور صرف مردم شماری کے فارم پر عبدالعزیز اور عبدالوکیل درج شدہ لوگوں کے لئے نہیں جو اپنے عمل و کردار میں فرعون ہامان نمرود ہٹلر چنگیز تیمور ہلاکو بش راون ابوجہل ابولہب اور جو اپنے خدا بے زار کرتوتوں کے ذریعے شیطان کو شرمندہ کر دینے والے انسان ہوں۔ آیت میں غلبہ و فتح مندی کا الٰہی وعدہ "ایمان" رکھنے والوں کے لئے ہے ایمان کے تقاضوں پر عمل کرنے والوں کے لئے ہے فواحش و معاصی سے گریزاں رہنے والوں کے لئے ہے اقامت صلوٰۃ کرنے والوں کے لئے ہے تمام اوامر و نواہی میں اپنے رب کی ماننے والوں کے لئے ہے غصے کو پی جانے والوں اور لوگوں کو ممکن حد تک معاف کر دینے والوں کے لئے ہے اللہ پر توکل کرنے والوں کے لئے ہے جو یقین رکھتے ہیں نصرت و ہزیمت عزت و ذلت صرف اسی رب ذوالجلال کے ہاتھ میں ہے نیز یہ وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے جو دشمنان خدا اور رسول کا پیچھا کرنے کے حوالے سے خدائے بے نیاز کا حکم ضرور مانتے ہیں وہ کسی "تکلیف" اور "بے آرامی" کی وجہ سے دشمنوں کا پیچھا کرنے میں پیچھے نہیں رہتے اور آرام و راحت کی طلب میں کسی چانس کو اور صحیح موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے وہ پیچھا کرنے کی راہ میں تلوے میں چبھے ہوئے کسی "کانٹے" کو نکالنے کی بھی فکر نہیں کرتے بلکہ باغیان خدا اور عاصیان رب دو جہاں کے تلوے بھی اسی طرح کے کانٹوں اور ان کے جسم و ذہن بھی اسی طرح کی بے آرامی اور فکر مندی سے دوچار ہیں لیکن وہ سرمایہ "ایمان" سے تہی مایہ ہونے کے باوجود اور اللہ کے کسی ثواب کی امید سے یکسر محرومی کے باوصف اگر ایک لمحے کے لئے بھی مومنوں کا پیچھا کرنے سے غافل رہنے اور اس میں توقف کرنے یا سانس کے قائل نہیں تو بھلا اہل ایمان کے لئے ذرا بھی "وقفہ استراحت" کی گنجائش کیونکر ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور ہمت نہ ہارو ان کا پیچھا کرنے سے اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں جس طرح تم ہوتے ہو

اور تم کو اللہ سے امید ہے جو ان کو نہیں۔"

(النساء:۱۰۴، ترجمہ شیخ الہندؒ)

واقعی کتنی سچی اور عبرت خیز بات ہے کہ صلیبی و صیہونی اور طرح طرح کے صنم پرستان جہاں اپنے کفر و شرک خدا بیزاری رب کریم کی رحمت سے مایوسی اس کے ثواب کے لالچ سے یکسر محرومی کے باوجود رب رحمٰن سے لو لگانے والے اہل ایمان کی مسلسل مزاحمت اور اس کو حرف غلط کی طرح مٹانے کے عمل سے کسی لمحہ ہار ماننے کو تیار نہیں تو بھلا اہل ایمان کے لئے یہ کب روا ہے کہ وہ ان کی مزاحمت اور ان کے گھات میں لگے رہنے سے مات کھائیں؟ ان کے لئے دشمنان دین اور باغیان رب عظیم کی محاذ آرائی سے منہ موڑنے کا کوئی جواز نہیں جب کہ ہمارے مولیٰ نے اہل ایمان کے لئے دنیا کی زندگی میں سربلندی و فتح مندی اور آخرت کی زندگی میں آسمان و زمین کی وسعت رکھنے والی جنت کی ان گنت نعمتوں کا وعدہ کیا ہے لہٰذا اس کے ثواب کی امید کے ساتھ کسل مندی کا کوئی معنی نہیں اس کے وعدے پر یقین کے ساتھ کمزوری دکھانے کی کوئی گنجائش نہیں اور دنیا میں استقرار و استحکام بخشنے اور آخرت میں سرخروئی سے نوازنے کی دونوں بھرپور بھلائیوں کی ترغیب پیہم کے بعد اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مکمل استحقاق رکھنے والے گم کردہ راہ کے مقابلے سے جی چرانا چہ معنی دارد؟

ہم بعض مرتبہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور کرنے قرآن میں ذکر کردہ اس کی عبرت خیز سچی داستان ہائے قوم و ملل کو پڑھنے تاریخ کے اشارات کو سمجھنے الٰہی وعدہ اور وعیدوں کو احاطہ فکر و تامل میں لانے اور مجاہدین و محسنین پر کئے گئے انعامات کو مستحضر رکھنے سے غافل رہتے ہیں ہماری تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ پاک مجاہدین کی نصرت رعب کے ذریعے کرتا رہا ہے تائید غیبی سے انہیں تقویت دیتا رہا ہے اور کائنات کی ہر چیز میں پوشیدہ اپنے "سپاہیوں" کے ذریعے ان کی مدد کرتا رہا ہے۔ کائنات کی ہر شے اس کا "سپاہی" ہے خاموش ہو یا گویا جامد ہو یا بڑھنے والی زندہ ہو یا مردہ چھوٹی ہو یا بڑی معمولی ہو یا غیر معمولی۔

ہاتھی والے ابرہا اور اس کے فوجیوں کو اس خدائے ذوالجلال نے آخر پرندوں کی کنکریوں اور پتھروں کی بارش سے جس طرح تباہ کر دیا تھا رہتی دنیا تک کے لئے اس نے واقعے کو وحی متلو کی شکل میں زندہ پائندہ کر دیا ہے تاکہ دنیا والے ہمیشہ اس سے عبرت حاصل کرتے رہیں اور اگر توفیق ہو تو اس کے کھلے اور چھپے "سپاہیوں" سے خوف کھاتے رہیں آیئے ہمارے ساتھ آپ بھی اس چھوٹی سی سورۃ کی تلاوت کیجئے اور اپنے ایمان کو تازہ اور یقین کو صیقل اور رب کی بے حساب قدرت کا کچھ اندازہ کیجئے:

"کیا تو نے دیکھا! کیا کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا نہیں کر دیا ان کا داؤ غلط اور بھیجے ان پر اڑتے جانور ٹکڑیاں ٹکڑیاں پھینکتے تھے ان پر پتھریاں کنکر کی پھر کر ڈالا ان کو جیسے بھس کھایا ہوا۔" (سورۂ فیل:۱تا۵، ترجمہ شیخ الہندؒ)

اصحاب الفیل کا قصہ ذہن میں تازہ کر لیجئے "حبشہ" کی طرف سے "یمن" میں ایک حاکم "ابرہا" نام کا تھا۔ اس نے دیکھا کہ سارے عرب کعبہ کا حج کرتے ہیں تو اس کے سینے میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی کہ عرب والوں کو یہ سعادت حاصل ہے کہ لوگ اسی کے خطے میں ساری دنیا سے کھنچے چلے آتے ہیں ایسا ہم عیسائیوں کے لئے کیوں نہیں؟ اس نے چاہا کہ لوگ کعبہ کو چھوڑ کر ہمارے پاس جمع ہوا کریں اس کی تدبیر اس کے ذہن میں یہ آئی کہ اپنے عیسائی کے نام پر ایک عالیشان گرجا بنایا جائے جس میں ہر طرح کے تکلفات اور راحت و دلکشی کے سامان ہوں اس طرح لوگ اصلی اور سادہ کعبہ کو چھوڑ کر اس مکلف اور مرصع "کعبہ" کی طرف آنے لگیں گے اور مکہ کا حج چھوٹ جائے گا چنانچہ "صنعاء" جو یمن کا بڑا شہر ہے اپنے مصنوعی کعبہ کی بنیاد رکھی اور خوب دل کھول کر روپے خرچ کئے اس پر بھی لوگ ادھر متوجہ نہ ہوئے۔ عربوں کو خصوصاً قریش کو جب اس کی خبر ہوئی سخت ناراض ہوئے کسی نے غصے میں آکر وہاں پاخانہ کر دیا ابرہا چراغ پا ہو گیا اس نے جھنجھلا کر کعبہ شریف پر فوج کشی کر دی بہت سا لشکر اور ہاتھی لے کر اس ارادے سے چلا کہ کعبہ کو منہدم کر دے اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب قریش کے سردار اور کعبہ کے متولی اعظم تھے۔ ان کو ابرہا کے اس ارادے کی خبر ہوئی تو اہل مکہ سے فرمایا: "لوگو! اپنا بچاؤ کرلو کعبہ جس کا گھر ہے وہ خود اس کو بچالے گا۔" ابرہا نے راستہ صاف دیکھ کر یقین کر لیا کہ کعبہ کا منہدم کر دینا کوئی مشکل کام نہیں کیونکہ ادھر سے کوئی مقابلہ کرنے والا نہ تھا جب وادی "محسر" (جو مکہ کے قریب جگہ ہے) پہنچا تو سمندر کی طرف سے سبز اور زرد رنگ کے چھوٹے جانوروں کی ٹکڑیاں نظر آئیں ہر ایک کی چونچ اور پنجوں میں چھوٹی کنکریاں تھیں ان عجیب و غریب پرندوں کے غول کنکریاں لشکر پر برسانے لگے خدا کی قدرت سے وہ کنکری کی پتھریاں بندوق کی گولی سے زیادہ کام کرتی تھیں جس کے لگتیں ایک طرف سے گھس کر دوسری طرف کو نکل جاتیں اور ایک عجیب طرح کا سمی مادہ چھوڑ جاتی تھیں بہت سے تو اپنی جگہ ہلاک ہو گئے جو بھاگے وہ دوسری بڑی بڑی تکلیفیں اٹھا کر مرے۔

☆☆..........☆☆

# حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

ڈاکٹر عبدالمعید

بیعت عقبہ، بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے جب مدینہ تشریف لائے تو پہلے آپ ہی کے مکان میں قیام پذیر ہوئے ہیں' ابتدا نیچے کی منزل میں آپ نے قیام کیا تھا اور ابوایوب رضی اللہ عنہ اوپر رہتے تھے ایک دن کسی طرح اوپر پانی گر گیا' تو ابوایوبؓ نے اپنے اوڑھنے والے کپڑوں میں جذب کیا کہ کہیں نیچے نہ ٹپکے اور آپ کو تکلیف نہ ہو' پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اچھا نہیں لگتا کہ ہم اوپر رہیں، آپ اوپر تشریف لے چلیں۔ آپ راضی ہو گئے اور اپنا سامان اوپر منتقل کرا لیا۔

(اعیان الحجاج)

حضرت معاویہؓ نے قسطنطنیہ فتح کرنے کے لئے جو لشکر روانہ کیا تھا' اس میں آپ بھی تھے' اس غزوہ میں عبداللہ ابن عباسؓ عبداللہ ابن عمرؓ اور حضرت حسینؓ کے علاوہ بھی صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت شریک جہاد تھی۔

قسطنطنیہ بیک وقت بازنطینی سلطنت اور عیسائی مذہب دونوں کا اہم ترین مرکز تھا اور اس کی یہی اہمیت تھی' جس کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شہر پر جہاد کرنے والوں کو مغفرت کی بشارت دی تھی۔

بخاری شریف میں روایت ہے:

حضرت انسؓ کی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی رشتہ دار تھیں' ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں دوپہر کے وقت سوئے ہوئے تھے کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے' حضرت ام حرامؓ نے تبسم کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''خواب میں مجھے اپنی امت کے لوگ دکھائے گئے جو جہاد کے لئے سمندر کی موجوں پر اس طرح سفر کریں گے' جیسے تخت پر بادشاہ بیٹھے ہوں۔'' (بخاری)

ام حرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمالے۔

آپؐ نے دعا فرمادی اور دوبارہ محو خواب ہو گئے' تھوڑی دیر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت ام حرامؓ نے دوبارہ وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا:

میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر (روم) کے شہر (قسطنطنیہ) پر جہاد کرے گا اس کی مغفرت ہوگی۔ (بخاری)

پہلا بحری جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سپہ سالاری میں قبرص پر ہوا تھا' اس کے بعد جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اپنے بیٹے یزید کی قیادت میں قسطنطنیہ پر پہلا حملہ کیا' جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مغفرت کی بشارت دی تھی۔

اس غزوہ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی شرکت اور یزید کے امیر لشکر ہونے کا تذکرہ صحیح بخاری میں بھی ہے:

''راوی محمود کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ایک مجمع میں بیان کی' جس میں صحابی رسول ابوایوب انصاریؓ بھی تھے اور یہ اس مہم اور غزوہ کا ذکر ہے جس میں ابو ایوب انصاریؓ کی وفات ہوئی اور یزید بن معاویہؓ اس مجمع اور لشکر کے امیر تھے اور سرزمین روم (مدینہ قیصر' قسطنطنیہ) پر حملہ کیا جانے والا تھا۔'' (بخاری)

مشہور عالم ربانی مولانا محمد تقی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ''اصابہ'' کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

''قسطنطنیہ میں جب محاصرہ طویل ہوا تو آپ (حضرت ابوایوب انصاریؓ) بیمار ہو گئے یزید آپ کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا کہ کوئی خدمت بتائیے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے جواب دیا کہ بس میری ایک خواہش ہے اور وہ یہ کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میری لاش کو گھوڑے پر رکھ کر دشمن کی سرزمین میں جتنی دور تک لے جانا ممکن ہو لے جانا اور وہاں جا کر دفن کرنا' اس کے بعد وفات ہوگئی تو یزید نے آپ کی وصیت پر عمل کیا اور قسطنطنیہ کی دیوار کے قریب آپ کو دفن کیا۔'' (الاصابہ)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس واقعہ کو ذرا

تفصیل سے لکھا ہے' وہ تحریر فرماتے ہیں:

"اور ابو ایوب انصاریؓ یزید بن معاویہؓ کے لشکر میں شامل تھے' اسی (یزید) کو انہوں نے وصیت کی اور اسی (یزید) نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی۔"

مزید لکھتے ہیں:

"امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یزید بن معاویہؓ اس فوج کے سردار تھے جس میں شامل ہو کر ابو ایوب انصاریؓ نے جہاد کیا تھا' ان کے مرنے کے وقت (یزید) ان کے پاس گئے' سو انہوں نے ان سے (یزید) سے فرمایا کہ میں جب مرجاؤں تو میرا اسلام لوگوں کو پہنچا دینا اور ان کو یہ بتا دینا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ جانتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت نصیب کریں گے اور میرا جنازہ سرزمین روم میں جہاں تک لے جاسکو لے جا کر دفن کر دینا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ جب ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو یزید نے لوگوں سے آپ کی وصیت کا ذکر فرمایا' لوگوں نے اسے قبول کیا اور ان کے جنازہ کو لے گئے۔" (البدایہ والنہایہ)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جب آپ کو غازیانِ اسلام قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے دفن کر رہے تھے' اس وقت قیصر نے اس منظر کو دیکھ کر امیر لشکر یزید کے پاس قاصد بھیجا اور حال معلوم کرنا چاہا:

"(قیصر روم) نے یزید کے پاس (پیغام) بھیجا کہ یہ کیا کر رہے ہو جو ہم دیکھ رہے ہیں' یزید نے جواب دیا: یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کا جنازہ ہے' انہوں نے تمہارے ملک میں (جہاد کرنے کی) خواہش کی تھی (وہ وفات پا گئے) اب ہم ان کی وصیت کی تکمیل کر رہے ہیں' اگر تم مانع ہوئے تو ہم ضرور دفن کریں گے' یا اپنی جانوں کو اللہ کے حوالہ کر دیں گے۔" (العقد الفرید)

اس پر قیصر نے کہا: "جب تم یہاں سے لوٹ جاؤ گے تو نعش کو نکال کر ہم کتوں کو دے دیں گے۔"

قیصر کے یہ گستاخانہ جملے سن کر امیر لشکر یزید نے رومیوں پر سخت حملہ کیا۔

ابو الفرج اصفہانی تحریر فرماتے ہیں:

"پھر یزید فوج کو ادھر پھیر کر (رومیوں پر) حملہ کرنے کو لے گئے' یہاں تک کہ رومیوں کو منہدم کر دیا اور شہر کے اندر محصور کر دیا اور قسطنطنیہ کے دروازے پر لوہے کی گرز سے جو ان کے ہاتھوں میں تھا ضربیں لگائیں کہ (جگہ جگہ سے) پھٹ گیا۔" (اغانی جلد اول' ص:۳۳)

پھر یزید نے قیصر سے کہا:

"اگر مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ ان کی (ابو ایوب انصاریؓ) کی قبر کو توڑا پھوڑا گیا یا مثلہ کیا گیا تو میں ایک نصرانی کو بھی جو عرب کی سرزمین میں موجود ہو گا زندہ نہ چھوڑوں گا اور نہ کسی گرجا کو بغیر منہدم کئے رہنے دوں گا۔" (العقد الفرید)

یزید بن معاویہؓ کے اس دھمکی آمیز کلمات سے قیصر خوفزدہ ہو گیا اور روایت میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قسم کھا کر اس نے یقین دلا دیا کہ قبر کی بے حرمتی نہ کی جائے بلکہ اس کی حفاظت ہو گی۔

پھر تو اس کی دھمکی کے نتیجہ میں اپنے دین کے مطابق حلف لے لیا کہ وہ ان کی قبر کا اکرام اور دیکھ ریکھ کریں گے' اس کے بعد قیصر نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر پر قبہ بنوا دیا۔ (الروض الانف)

"اس نے (یعنی قیصر نے) ان کی (یعنی ابو ایوب انصاریؓ کی) قبر پر قبہ بنوا دیا' جہاں آج تک چراغ روشن ہوتا ہے۔" (العقد الفرید)

محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

"عیسائی قحط کے وقت آپ کے مزار کی طرف رجوع کرتے تھے' اس کی برکت سے بارش ہو جاتی تھی' آج بھی آپ کا مزار معروف ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔" (اعیان الحجاج' حصہ اول' ص:۵۶)

یہ مقدس صحابی جنہیں اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف بخشا تھا' اپنے وطن سے ہزاروں میل دور اللہ تعالیٰ کے دین کا پیغام لئے ہوئے' اس دیارِ غربت میں راہی آخرت ہوئے اور زندگی کے آخری لمحوں میں بھی خواہش تھی تو یہ کہ اس کلمہ کو لئے ہوئے دشمن کی سرزمین میں جتنی دور تک جاسکوں، چلا جاؤں۔ دیکھا جائے تو قسطنطنیہ کے اصل فاتح آپ ہی ہیں' آپؓ ہی کے ذریعہ اس سرزمین پر پہلی بار اسلام کا کلمہ پہنچا اور آپؓ ہی کے وسیلے سے اس خاک کو ایک صحابی رسولؐ کا مدفن بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

☆☆............☆☆

# ہائے اس زودِ پشیماں کا پشیماں ہونا۔۔۔؟

مشتاق احمد قریشی

بدھ ۲۳/جنوری ۲۰۰۸ء کے اداراتی صفحہ پر جناب خورشید ندیم صاحب کا تجزیہ بعنوان "بے نظیر کی شہادت! مذہبی اور لبرل سیاست کا خاتمہ" شائع ہوا ہے۔ یقیناً وہ ایک عمدہ لکھنے والے تجزیہ نگار ہیں، انہوں نے محترمہ بے نظیر کی شہادت پر جماعت اسلامی کے ردعمل کو ایک طرف تو مثبت قرار دیا ہے، دوسری طرف اس رویے پر "ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا" لکھ کر ان کی طرف انگلی بھی اٹھا دی ہے۔ فاضل تجزیہ نگار کے مطابق: "آج ہماری سیاست میں مذہبی اور غیر مذہبی دینی یا لادینی تقسیم بے معنی ہوگئی ہے۔"

وہ خود لکھتے ہیں کہ:

"پیپلز پارٹی کی حکومت اس ملک کو اسلامی جمہوریہ قرار دے چکی ہے۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق اب کوئی قانون قرآن وسنت کے برخلاف نہیں بن سکتا۔"

جب یہ بات طے شدہ ہے کہ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی مملکت ہے۔ اس کا قیام اس کا آئین گواہی دے رہا ہے کہ پاکستان دین اسلام کے ماننے والوں کا مخصوص ملک ہے پھر مذہب یا مذہبی افراد کس طرح اور کیسے ملکی مفادات یا سیاست وقانون سازی سے الگ ہو یا باہر رہ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اپنے دورِ اقتدار میں نہ صرف آئین، اسلامی اقدار و ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام اسلامی مذہبی جماعتوں کے اعتماد و اشتراک سے تشکیل دیا بلکہ انتہائی اہم اور نازک مسئلہ شراب نوشی جسے اسلام نے قطعی حرام قرار دیا ہے کو مملکت خداداد پاکستان میں حرام قرار دیا۔ اسلامی مذہبی جماعتوں کی وجہ سے ہی جمعہ کی تعطیل اور سب سے اہم اور بڑا مسئلہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا۔ کیا یہ مسئلہ اتنا اہم اور سنگین تھا کہ جب مولانا مودودی مرحوم نے اس کے خلاف مہم چلائی تو ملک میں پہلا مارشل لاء نافذ ہوا تھا۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی تشکیل وتدوین میں بھی جماعت اسلامی، جمعیت علمائے اسلام اور دیگر مذہبی جماعتوں نے بھرپور حصہ لیا تھا، جس کی وجہ سے یہ مملکت اسلامی جمہوریہ آئینی طور پر کہلائی۔ بھٹو صاحب نے ہی اپنے دینی جذبے کو آگے بڑھاتے ہوئے غیر اسلامی، غیر مذہبی دنیا کو تیسری دنیا کا نعرہ لگا کر اور تمام اسلامی ممالک کو اسلامی سربراہی کانفرنس میں جمع کر کے پاکستان کو اسلامی ملک ثابت کر دیا اور اس اسلامی پلیٹ فارم سے تیل کی طاقت کا مظاہرہ کرا کر تمام غیر مذہبی، غیر اسلامی ممالک خصوصاً امریکا پر مسلمانوں کی مادی، معاشی اور اقتصادی قوت کا پہلی بار عملی مظاہرہ کرایا، جس کی سزا میں غیر مسلم قوتوں نے انہیں خود ہمارے اپنوں کے ہاتھوں پھانسی چڑھوا دیا۔

تاریخ گواہ ہے کہ تمام اسلامی سیاست کی بنیاد مذہب ہی فراہم کرتا ہے۔ اسلام تو ہے ہی ایسا نظام حیات جو مسلمانوں کی معاشرت، اقتصادیات، معیشت اور اقدار واخلاق غرض ہر ہر قدم پر رہنمائی کرتا ہے، جن کے بغیر نہ انسانی معاشرہ، نہ انسانی زندگی (مسلمانوں کی) گزر سکتی ہے۔ مذہب تو مسلمانوں کے بدن میں خون کی طرح سرایت کرتا ہے، مذہبی سیاست کو متنازعہ تو اسلام دشمن قوتوں نے بنایا ہے، ہمارے مذہب نے نہیں اور آج ہم جن سیاسی، معاشی، معاشرتی، مسائل و مشکلات سے دوچار ہیں، اس کی وجہ بھی ہمارا اسلام سے اور اپنے دین سے دوری اور لاتعلقی ہے۔

دراصل ہم اسلام دشمنوں کے آلہ کار بن کر خود اپنے پیروں پر کلہاڑی مار رہے ہیں، ہمارا دشمن ہماری جوتی ہمارے سر مار رہا ہے، وہ اپنی چالاکی ہوشیاری سے خود ہمیں ہمارے خلاف استعمال کر رہا ہے، یہ آج کا معاملہ نہیں، یہ کام تو ابتدائے اسلام سے ہی جاری و ساری ہے خلفائے راشدین کی شہادت گواہ ہے۔

مثال کے طور پر پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا حوالہ بھی دیا گیا، پہلی بات مملکت سعودی عرب نہ تو اسلامی جمہوریہ ہے (وہاں بادشاہت ہے) اور نہ اس کا قیام کسی اسلامی مملکت کے طور پر ہوا ہے، نہ دو قومی نظریہ اس کی بنیاد ہے، یہ درست ہے کہ وہاں پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا اندراج نہیں ہے لیکن تمام مقامات مقدسہ خصوصاً حرمین شریفین میں کسی بھی طرح کسی غیر مسلم کو داخلے کی اجازت نہیں ہے۔ غیر مسلموں کے لئے انہوں نے حرمین کے اطراف سے گزرنے والے راستے بھی الگ بنا دیے ہیں، رہی بات پاکستان میں اسلامی تشخص کا پاسپورٹ میں اظہار کا معاملہ تو وہ صرف قادیانیت کو واضح کرنے کے

## دینی واخلاقی انحطاط

پیرانِ پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کی دینی واخلاقی حالات پر بہت کُڑھتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ کے خطبات اور مواعظ میں عالمِ اسلام کے اہلِ ایمان کی زبوں حالی امنڈ آتی تھی۔ چنانچہ ایک موقع پر ارشاد فرماتے ہیں:

”جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی دیواریں پے در پے گر رہی ہیں اور اس کی بنیاد بکھری جاتی ہیں، اے باشندگانِ زمین! آؤ اور جو گر گیا ہے، اس کو مضبوط کردیں اور جو ڈھے گیا ہے اس کو درست کردیں، یہ چیز ایک سے پوری نہیں ہوتی، سب ہی کو مل کر کام کرنا چاہئے، اے سورج، اے چاند اور اے دن تم سب آؤ۔“

(ملفوظات ص:۲۴۹، فیوض یزدانی)

لئے ہے، کیونکہ بنیادی طور پر قادیانیوں کا گڑھ پاکستان میں ہے، تمام دنیا میں ان کے مراکز ہیں، ان کی شاخیں ہیں جن کا رابطہ پاکستان میں ربوہ سے ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ان کی شناخت کو واضح کیا جائے، یہ وہی بات ہے کہ ”پانی کا آدھا بھرا گلاس کسی کو آدھا خالی نظر آتا ہے تو کسی کو آدھا بھرا۔“

دراصل پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا اندراج مسلمانوں کے تشخص کو نمایاں کرنے کے لئے نہیں بلکہ غیر مسلموں کو جو مسلمانوں کا چولہ اوڑھے ہوئے ہیں، ان کو نمایاں کرنے اور ان کی الگ شناخت واضح کرنے کے لئے ہے، اس سلسلے میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے روزنامہ جنگ کراچی میں ۱۴/اکتوبر ۱۹۹۲ء میں اپنا ایک مضمون شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے فیصلے کے عنوان سے تحریر کیا جو بعد ازاں ان کی کتاب ”ارباب اقتدار سے کھری کھری باتیں“ جلد سوم میں بھی شائع ہوا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ:

”پاکستانی قومیت سے مسلم اور غیر مسلم کا امتیاز باقی نہیں رہتا، پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ اس نظریہ کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ پاکستان میں ویسے بھی جداگانہ انتخاب کا اصول رائج ہے، اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہر شہری کے مذہب کی درست تشخیص ہو۔“

خود میں اپنے تجربے کی بات کہتا ہوں: دو سال قبل ۲۰۰۵ء میں حج کے موقع پر ایک صاحب عبدالرحیم ولد عبدالکریم صاحب مجھے ہمیشہ حرم شریف مکہ مکرمہ میں ملتے رہتے تھے، جس جگہ میں بیٹھتا تھا وہیں وہ بھی اکثر مل جاتے، پاکستانی ہونے کے ناطے اور کراچی کے محلہ حیدری کے رہائشی ہونے کی وجہ سے ان سے مراسم ہوگئے، ابھی کچھ ماہ قبل غالباً اکتوبر کی کسی تاریخ کو ان سے حیدری مارکیٹ میں ہی ملاقات ہوگئی، وہ جس دکان پر جس شخصیت کے ساتھ موجود تھے وہ قادیانی ہیں، میں نے جب ان سے ان کے تعلق کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے برملا کہا:

”جناب آپ دیوبندی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، کچھ لوگ بریلوی مسلک رکھتے ہیں، ایسے ہی میں احمدی ہوں تو کیا آپ کے کہنے سے یا بھٹو صاحب کے مولویوں کے دباؤ میں آکر قانون بنا دینے سے ہم کافر ہوجائیں گے؟ اللہ آپ کا بھی ہے ہمارا بھی ہے، یہ ملک جتنا آپ کا ہے، اس سے کہیں زیادہ ہمارا ہے، آپ ہجرت کرکے آئے ہو، ہم تو یہیں کے پیدائشی ہیں، آپ حج کرسکتے ہو ہم کیوں نہیں کرسکتے؟ کیوں خانہ کعبہ نہیں جاسکتے؟ مدینہ تو ہم ویسے بھی نہیں جاتے، ہاں تمام پیغمبروں کو حق تسلیم کرتے ہیں یہ تو قرآن کا حکم ہے، جب قرآن ہمیں کافر نہیں کہتا تو آپ کون ہوتے ہیں ہمیں کافر کہنے والے؟؟؟“

میں نے پہلے بھی کئی بار سوچا کہ قادیانی مسئلے پر کچھ لکھوں، ان کی نمایاں شناخت کے بارے میں لکھوں، لیکن اپنی غفلت کے باعث شاید نہیں لکھ سکا، اب جب کہ فاضل کالم نگار نے اس مسئلے کو اٹھایا تو بے اختیار قلم چل پڑا ہے، پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کی اہمیت کو قطعی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، قبل از اسلام اور بعثت نبویؐ کے وقت بھی کفار و مشرکین اللہ کو مانتے تھے، اللہ کا انکار تو کوئی مذہب آج بھی نہیں کرتا، نہ ماضی میں کرتا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر قرآن کریم میں ختم نبوت کا اعلان فرمادیا تو اس سے اختلاف قرآن کریم سے بھی اختلاف سمجھا جائے گا، پھر رہی بات مذہب اور سیاست کی تو ہمیں یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمان کی سیاست، معیشت و معاشرت، سب کی سب اس کے مذہب اسلام کی پابند ہیں، جن کی پابندی لازمی امر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام پر قائم رہنے، اسلام کو سمجھنے اور اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ملک دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

☆......☆......☆

قسط مکرر

# قادیانیوں کے اعتراضات کا اجمالی جواب

آخری قسط

مولانا اللہ وسایا

سوال:...... مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ کہا وہ الزامی رنگ میں ہے، یہودیوں کے اس نے الفاظ ذکر کئے، جیسے چشمہ مسیح ص:۲۰ پر اس کی صراحت ہے۔

جواب:...... ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی اور یہودی بغض عیسیٰ علیہ السلام میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں، یہودی استاد ہیں تو مرزائی ان کے شاگرد، مگر دیکھئے کہ یہود کے رویہ اور وطیرہ کی تردید کرکے قرآن مجید نے مسیح علیہ السلام کی والدہ کی شان بیان کی ہے، مگر مرزا قادیانی اب بھی بغض عیسیٰ علیہ السلام میں یہودیوں کی سنت پر عمل پیرا ہے، دو کردار ہیں ایک دشمنان مسیح یہود کا، دوسرا کردار ہے وکالت مسیح کا جو قرآن ادا کررہا ہے، مرزا قادیانی کس کردار کو ادا کررہا ہے، وہ آپ کے سامنے ہے۔

سوال:...... مرزا قادیانی نے انجیلی یسوع کے متعلق یہ الفاظ کہے ہیں نہ کہ حضرت مسیح کے متعلق؟

جواب:...... ہم نے جو حوالہ جات عرض کئے ہیں، ان میں صراحتاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لے کر ان کو گالیاں دی ہیں، اس کے باوجود اگر تسلیم بھی کرلیا جائے کہ اس نے یسوع کے متعلق یہ کہا ہے تو بھی وہاں مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب توضیح مرام کے صفحہ۳ پر لکھا ہے:

”یسوع، مسیح ابن مریم ایک شخص کے نام ہیں۔“

پس ثابت ہوا کہ جہاں اس نے یسوع کی توہین کی ہے، وہاں بھی مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

سوال:...... مرزا قادیانی نے عیسائیوں کے رد میں اسے لکھا، اس لئے کہ وہ ہمارے نبی علیہ السلام کی توہین کرتے ہیں تو مرزا قادیانی نے الزامی رنگ میں مسیح علیہ السلام کے بارے میں ایسا لکھ دیا ہے؟

جواب:...... تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عزت و توقیر اور ان پر ایمان لانا بموجب ”لانفرق بین احد من رسلہ“ ان میں تفریق نہ کرنا مسلمانوں پر فرض ہے کسی ایک نبی کی توہین کا مرتکب بھی کافر ہے، کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے نبی علیہ السلام کی عزت بچانے کے لئے کسی دوسرے نبی پر الزام تراشی کرے یہ بھی کفر ہے، باقی یہ مستقل بحث ہے کہ مرزا قادیانی حضور علیہ السلام کی عزت کا محافظ تھا یا سب سے بڑا دشمن ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ مرزا قادیانی سے بڑھ کر اور کوئی بدبخت بھی آپ کی عزت و ناموس کا اتنا دشمن نہیں ہے، جتنا مرزا قادیانی دجال تھا۔

سوال:...... مرزا قادیانی نے مسیح علیہ السلام کی کیا علامات لکھی ہیں؟

جواب:...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ۳۰۷ پر لکھا ہے:

”۱:...... وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اترے گا۔

۲:...... نیز یہ کہ وہ فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔

۳:...... نیز یہ کہ کافر اس کے دم سے مریں گے۔

۴:...... نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دے گا کہ گویا وہ غسل کرکے ابھی حمام سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اس کے سر پر موتی کے دانے کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے اور یہ کہ وہ دجال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کرے گا۔

۵:...... نیز یہ کہ وہ صلیب کو توڑے گا۔

۶:...... نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کرے گا۔

۷:...... نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔

۸:...... نیز یہ کہ وہی ہے جو دجال کا

قائل ہوگا۔

۹:...... نیز یہ کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائے گا، بلکہ فوت ہوگا، اور آنحضرت کی قبر میں داخل ہوگا۔“

اب ذیل میں سوال جواب کی شکل میں مرزا قادیانی نے جو ان علامات کی تاویل و تحریف کی ہے، ان کے جواب عرض کرتے ہیں، پہلے اس نے کہا کہ زرد چادریں ہوں گی، اس کی بحث گزر چکی ہے۔

سوال:...... مرزا قادیانی نے علامات مسیح بیان کرتے ہوئے علامت نمبر۲ میں دو فرشتوں سے مراد دو غیبی طاقتیں لیا ہے؟

جواب:...... یہ حدیث کے ساتھ مرزا قادیانی کا ناروا استہزاء ہے، دو فرشتوں سے مراد حقیقتاً دو فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ساتھ بھیجیں گے، ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے، ایک دفعہ مرزا قادیانی نے کہا کہ فرشتوں سے مراد میرے یہ دو آدمی ہیں جو مجھے ملے ہیں، جب قادیانی جماعت اختلاف کا شکار ہوئی اور قادیانی اور لاہوری جماعت میں بٹ گئی تو مرزا بشیر الدین نے کہا کہ لاہوری منافق ہیں تو انہوں نے کہا کہ ان میں تو وہ بھی ہے جن کو حضرت نے فرشتہ قرار دیا، اس پر مرزا بشیر نے کہا:

”ہے تو حضرت کا فرشتہ مگر منافق ہوگیا۔“

سوال:...... عیسیٰ علیہ السلام کے دم سے کافر مریں گے، مرزا نے اس کی توجیہہ یہ کی کہ اس کی وجہ سے کافر، ہلاک ہوں گے۔

جواب:...... بالکل ٹھیک ہے، اس میں کیا حرج ہے، حدیث کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال پگھلنا شروع ہوجائے گا، جیسے نمک پانی میں اور جہاں تک اس کی سانس پہنچے گی کافر مرتے جائیں گے۔ یہ حدیث ظاہر پر محمول ہے، بالکل اسی طرح وقوع ہوگا۔ آج انسان نے ایسی ایسی چیزیں ایجاد کی ہیں جیسے اشک آور گیس جہاں تک اس کا اثر پہنچتا ہے، آنسو جاری ہوجاتے ہیں، ایک بم تیار ہوچکا ہے، اگر وہ چلا دیا جائے تو تمام دنیا آکسیجن جلنے کے باعث دم گھٹنے سے مرجائے، یہ ساری انسان کی طاقت ہے، عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نصرت ہوگی، ان سے کیا کچھ نہ ہوگا؟ انسانی طاقت سے جو کچھ ہوسکتا ہے، وہ خدا کی قدرت سے کیوں نہ ہوگا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے نبی کی بات پوری ہوگی۔

سوال:...... علامت نمبر۴ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دے گا گویا کہ وہ غسل کرکے آیا کہ گویا موتی ٹپک رہے ہیں۔ مرزا قادیانی نے حقیقت الوحی ص:۳۰۸ پر توضیح کی ہے کہ وہ تضرع و زاری ایسی کرے گا گویا اس سے بار بار غسل کرے گا، اور پاک غسل کے پاک قطرے موتیوں کی طرح اس کے سر سے ٹپکتے ہیں؟

جواب:...... تمام انبیاء علیہم السلام اللہ کی بارگاہ میں تضرع و زاری کرتے ہیں، تو ان کے متعلق کیوں نہیں کہا گیا کہ ان کے سر کے بالوں سے موتیوں کی طرح پانی ٹپکے گا، اس سے ثابت ہوگا کہ یہ تضرع کا عمل نہیں بلکہ حقیقی پانی کا ٹپکنا مراد ہے۔

توبہ زاری سے پانی آنکھوں سے ٹپکتا ہے نہ کہ سر سے۔

مرزا قادیانی کا یہ عذر سفید کذب افتراء اور تحریف فی الحدیث ہے، حدیث شریف میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرات اس طرح گرتے ہوں گے کہ ابھی غسل کرکے تشریف لائے ہیں، اس کی محدثین نے دو توضیحات کی ہیں اور دونوں صحیح ہیں۔

۱:...... جس وقت تشریف لے گئے تھے اس وقت غسل کرکے فارغ ہوئے تھے کہ آسمانوں پر اٹھالئے گئے تو جب آسمانوں پر گئے تو سر سے پانی ٹپک رہا تھا، جب واپس تشریف لائیں گے تو بھی بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا، آج کل کی سائنس نے یہ مسئلہ بھی حل کردیا کہ واٹر کولر میں پانی جوں کا توں باقی رہتا ہے، خراب نہیں ہوتا، فریج میں کسی چیز کو ہفتہ بھر جوں کا توں رکھا جاسکتا ہے، اگر کسی چیز کو کولڈ اسٹور میں رکھ دیں تو جوں کی توں سال بھر رہے گی خراب نہیں ہوگی، اگر انسان اپنی عقل و ہمت سے کسی چیز کو سنبھالنا چاہے جوں کا توں ایک دن ایک ہفتہ ایک سال تک سنبھال سکتا ہے، مگر رب کریم کی قدرت کو دیکھو کہ عیسیٰ علیہ السلام جس حالت میں گئے تھے جوں کے توں اسی حالت میں تشریف لائیں گے، انسان کی ہمت کی جہاں انتہا ہوتی ہے رب العزت کی قدرت کی وہاں سے ابتدا ہوتی ہے، جب تشریف لے گئے تو بھی بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا، جب واپس تشریف لائیں گے تو

## قادیانیوں سے تعلقات

کسی مسلمان کے لئے مرزائی مرتدین کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرنا حرام ہے، ان کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، کھانا پینا، ان کی شادی، غمی میں شرکت کرنا یا ان کو اپنی شادی، غمی میں شریک کرنا حرام اور قطعی حرام ہے، جو لوگ اس معاملے میں رواداری سے کام لیتے ہیں وہ خدا اور رسول کے غضب کو دعوت دیتے ہیں، ان کو اس سے توبہ کرنی چاہئے اور مرزائیوں سے اس قسم کے تمام تعلقات ختم کردینے چاہئیں۔ قادیانی خدا اور رسول کے دشمن ہیں اور خدا اور رسول کے دشمنوں سے دوستانہ تعلق رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہوسکتا۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

بھی سر کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔

۲:...... عیسیٰ علیہ السلام کے بال مبارک ایسے نرم ونازک گھنگھریالے اور تابدار ہوں گے کہ ان پر نظر نہ ٹھہر سکے گی۔ ایسے محسوس ہوتا ہوگا کہ سر کے بالوں سے قطرات ٹپک رہے ہیں۔ یہ دونوں توضیحات صحیح ہیں کوئی تضاد نہیں ہے۔

**سوال:......** علامت نمبر۵، دجال کے مقابلہ میں خانہ کعبہ کا طواف کریں گے (استغفر اللہ) یعنی یہ کہ دجالی طاقتیں چور کی طرح بیت اللہ کا طواف کریں گی، ان کے مقابلہ میں عیسیٰ علیہ السلام طواف کریں گے یعنی ان کو متادیں گے۔ (حقیقت الوحی ص:۳۱۰)

**جواب:......** حدیث شریف پر افتراء ہے، یہ مرزا قادیانی کے ذہن کی پیداوار ہے، آج تک کسی محدث نے یہ نہیں لکھا۔ مرزا قادیانی کی یہ تاویل بالالفاظ دیگر باطل ہے۔ احادیث اور خود رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی منشاء کے خلاف ہے، حدیث میں ہے کہ دجال ہر جگہ جائے گا مگر مکہ مدینہ نہیں جائے گا، جبکہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ چوروں کی طرح بیت اللہ کا طواف کرے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”قتل دجال سے فراغت کے بعد عیسیٰ علیہ السلام مکہ مکرمہ آئیں گے، حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے، طواف کریں گے، بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد میرے روضہ طیبہ پر آئیں گے، وہ سلام کہیں گے میں سنوں گا، میں جواب دوں گا وہ سنیں گے۔“ (تفصیل کے لئے دیکھئے التصریح بما تواتر فی نزول المسیح)

اب ان الفاظ کو سامنے رکھیں تو مرزائیوں کی کوئی تاویل نہیں چل سکتی، ہاں البتہ مرزا قادیانی کی یہ تاویل خود قادیانیوں پر فٹ ہوتی ہے کہ دعویٰ نبوت کرنے والا دجال اور وہ ہے مرزا بے ایمان، اسے ماننے والی دجالی طاقت۔ ان کے ہوگئے دو گروہ تو دجالی طاقت کی بجائے دو طاقتیں ہوگئے، ان کے حرم

## ”غیر مسلم“ کے لئے شعار اسلام کا استعمال

اگر کسی فرم کا ٹریڈ مارک کسی دوسرے کے لئے استعمال کرنا جرم ہے، اگر پولیس کی وردی اور اس کے عہدوں کی شناختی علامات کا استعمال کسی غیر شخص کے لئے جرم ہے اور اگر فوج کے یونیفارم اور اس کے عہدوں کی خاص علامات کا استعمال دوسرے شخص کے لئے جرم ہے تو ٹھیک اسی طرح اسلام کے شعار کا استعمال بھی ”غیر مسلم“ کے لئے جرم ہے۔ اس کو دنیا کے کسی قانون انصاف کی رو سے جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

کعبہ میں جانے پر پابندی ہے تو یہ چوروں کی طرح چوری جاکر طواف کرتے ہیں، عیسیٰ علیہ السلام ان کے مقابل پر آکر طواف کریں گے، یعنی ان کو متادیں گے، اس لئے کہ جب حقیقی مسیح آجائے گا تو جھوٹے مسیح کو جاننے والا کوئی نہیں رہے گا، پس مرزا کی تاویل خود مرزائیوں پر فٹ آتی ہے۔

**سوال:......** علامت نمبر۶ پر یہ کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ صلیبی عقیدہ کو توڑے گا، مرزے قادیانی نے اپنی اس کتاب کے صفحہ ۳۱۱ میں اس کی تاویل کی ہے کہ صلیب سے مراد لکڑی سونا چاندی نہیں، بلکہ صلیبی عقیدہ کو توڑیں گے۔

**جواب:......** یہودی، عیسائی جو مقابلہ کریں گے مارے جائیں گے باقی ماندہ مسلمان ہوجائیں گے، تو جب صلیب والے نہ رہے تو صلیب کب رہے گی، جو صلیب کے پرستار تھے وہ مسلمان ہوکر صلیب شکن بن جائیں گے، اس لئے یہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا، آپ کے حکم سے ہوگا، اس لئے صلیب شکنی کی آپ کی طرف نسبت کردی گئی، باقی مرزا کا یہ تاویل کرنا کہ صلیبی عقیدہ کو توڑے گا یہ باطل ہے، اس لئے کہ بقول مرزا کے اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو وفات شدہ کہہ کر عیسائیوں کے عقیدہ کو توڑا، اس سے عیسائیوں کی صحت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے، دنیا میں ایک بھی مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کا منکر نہیں ہے، تو اس سے عیسائیوں کا عقیدہ کب ٹوٹا، پس ثابت ہوا کہ صلیب شکنی سے مراد حقیقی صلیب کو توڑنا ہے نہ کہ صلیبی عقیدہ کو۔

**سوال:......** علامت نمبر ۸ پر بحث گزر چکی ہے، نمبر۸ ازیر بحث ہے، نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی، اس کی مرزا قادیانی نے انجام آتھم کے صفحہ ۳۳۷ کے حاشیہ پر یہ تاویل لکھی ہے۔ (انجام آتھم میں محمدی بیگم والی) تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشین گوئی فرمائی ہے کہ ”یتزوج ویولد“ یعنی مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا، اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں، کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے، اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد ایک خاص تزوج ہے، جو بطور نشان ہوگا، اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں۔

**جواب:......** مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے شادی کرنے شوق میں حدیث شریف میں تحریف کی ہے، ورنہ حدیث شریف میں تزوج ویولد محض اس لئے فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رفع سے قبل شادی نہیں کی تھی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ نزول کے بعد شادی کی سنت پر عمل کریں گے اور یہ کہ ان کی اولاد ہوگی (دو صاحبزادے ایک کا نام محمد، دوسرا موسیٰ) دوسرا یہ کہ مرزائیوں کا یہ اعتراض ہے کہ

## والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

”ماں آپ کے ساتھ بھلائی کرو! اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف بھی نہ کہو اور نہ ان پر خفا ہو، اور ان کے ساتھ ادب سے بات چیت کرو اور ان کے لئے اطاعت کا بازو محبت سے جھکاؤ اور کہو کہ اے میرے پروردگار! تو ان پر رحمت فرما، جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔ (القرآن)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اتنا لمبا قیام کریں گے تو مرورِ زمانہ کا ان کی صحت پر کیا اثر ہوگا اور یہ کہ وہ پیر فرتوت ہوگئے ہوں گے، حضور علیہ السلام نے اس حدیث شریف میں یہ جواب دیا کہ وہ اتنے طاقتور ہوں گے کہ وہ شادی کریں گے اور اتنے ہمت والے ہوں گے کہ ان کی اولاد بھی ہوگی مرورِ زمانہ کا واپسی پر ان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، باقی رہی یہ بات کہ اس سے مراد محمدی بیگم ہے تو اس کا جو حال ہوا ہے وہ سب جانتے ہیں۔

سوال:...... علامت نمبر ۹ دجال کو قتل کریں گے، مرزا قادیانی نے اپنی حقیقت الوحی کے صفحہ ۳۱۳ پر اس کی تاویل یہ کی ہے کہ دجال کو قتل کریں گے، اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے ظہور سے دجالی فتنہ روبہ زوال ہو جائے گا۔

جواب:...... دجال سے مراد حقیقتاً قتل دجال ہے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف کے صفحہ ۴۷۹ کی حدیث درج کی جاچکی ہے۔

مرزا قادیانی کی یہ تاویل بھی غلط ہے اس لئے کہ یہ خود کو مسیح کہتا ہے اور اپنے ظہور سے دجالی فتنہ کے روبہ زوال ہونے کا اقرار کرتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ مرزا کے زمانہ میں تو درکنار اس کے مرنے کے بعد بھی عیسائیت مزید ترقی کرتی گئی، حوالہ یہ ہے کہ:

”کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت ہندوستان میں عیسائیوں کے ۱۳۷ مشن کام کر رہے ہیں، یعنی ہیڈ مشن ان کی برانچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، ہیڈ مشنوں میں ۱۸۰ سو سے زیادہ پادری کام کر رہے ہیں، چار سو تین ہسپتال ہیں، جن میں ۵۰۰ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں، ۴۳ پریس ہیں اور تقریباً ۱۲۰ اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں، ۵۱ کالج، ۴۱۷ ہائی اسکول، اور ۴ ٹریننگ کالج ہیں، ان میں ۶۰۰۰۰ طالب علم تعلیم پاتے ہیں، مکتی فوج میں ۳۰۸ یورپین اور ۲۸۸ ہندوستانی مناد کام کر رہے ہیں، اس کے ماتحت ۵۰۷ پرائمری اسکول ہیں، جن میں ۱۸۶۷۵ طالب علم ہیں، ۸۱ بستیاں اور ۱۱ اخبارات ان کے اپنے ہیں، اس فوج کے مختلف اداروں کے ضمن میں ۳۲۹۰ آدمیوں کی پرورش ہو رہی ہے، اور ان سب کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ روزانہ دو سو چونسٹھ مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہو رہے ہیں، اس کے مقابلہ میں مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ تو وہ اس کام کو شاید قابل توجہ بھی نہیں سمجھتے، احمدی جماعت کو سوچنا چاہئے کہ عیسائی مشنوں کے اس قدر وسیع جال کے مقابلہ میں اس کی مساعی کی حیثیت کیا ہے؟ ہندوستان بھر میں ہمارے دو درجن مبلغ ہیں اور وہ بھی جن حالات میں کام کر رہے ہیں، انہیں ہم لوگ خوب جانتے ہیں۔“

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۹/ جون ۱۹۴۱ء ص:۵)

**نوٹ:** مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرا تھا، یہ مرزائیوں کے اخبار ۱۹۴۱ء کی رپورٹ ہے کہ عیسائیت ترقی کر رہی ہے، اس کے مرنے کے بعد ۳۳ سال کے بعد کی رپورٹ نے ثابت کر دیا کہ دجالی فتنہ روبہ زوال ہونے والی اس کی تاویل بھی غلط ہے۔

سوال:...... علامت نمبر ۱۰ مسیح موعود کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہوگا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل کیا جائے گا، مرزا نے اپنی کتاب حقیقت الوحی کے ص: ۳۱۳ پر اس کی تاویل یہ کی کہ اسے حضور علیہ السلام کا قرب نصیب ہوگا، ظاہری تدفین مراد نہیں، اس لئے کہ حضور علیہ السلام کا روضہ طیبہ کھولا گیا تو اس سے آپ کی توہین لازم آئے گی۔

جواب:...... روضہ طیبہ کی دیواروں کو توڑا نہیں جائے گا، ایک دیوار جالی مبارک والی ہے، جہاں پر کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھا جاتا ہے، اس میں تو دروازہ موجود ہے مسلم سربراہان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس اور مسجد نبویؐ کے خدام کے لئے کھولا جاتا ہے آگے والی دیوار مبارک جس پر پردہ مبارک ہے قبور مقدسہ تک جتنی دیواریں یا پردے ہیں۔ ان سب میں دروازے موجود ہیں بعد میں ان کو ہی چن دیا گیا، جب عیسیٰ علیہ السلام کی تدفین ہوگی تو معمولی سی کوشش سے ان دروازوں کو دوبارہ کھول دیا جائے گا، اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم توہین نہ ہوگی، نیز یہ کہ آپؐ کے فرمان اقدس کو پورا کرنے کے لئے تمام رکاوٹوں کو دور کرنا، آپ کی عین اطاعت ہے نہ کہ توہین۔

☆☆..........☆☆

گزشتہ سے پیوستہ

# بیعت و نسبت

مولانا علاؤالدین افغانی

بیعت کی پہلی دوشکلوں کو پورا کرنے کا حاصل یہ ہوگا کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے اور صغیرہ گناہوں پر اصرار اور مداومت نہ ہو اور طاعات اور عبادات میں واجب اور سنت موکدہ کا اہتمام اور پابندی کی جائے، یہ تو ایفائے عہد ہوا، باقی اس بیعت کا توڑ دینا تو مذکورہ بالا اعمال کو نہ کرنا اس بیعت کا توڑنا کہلائے گا اور بیعت کی تیسری شکل کا ایفا یہ ہے کہ احکام الٰہی کے لئے دنیا سے کنارہ کشی کے عزم اور اللہ تعالیٰ کے منع کئے ہوئے کاموں سے بچنے کی سعی اور کوشش پر مرید برابر قائم رہے، یہاں تک کہ وہ سکینۂ قلب کے نور سے منور ہو جائے اور یہ نور اس کے اندر بطور ایک عادت، خلق اور طبیعت ثانیہ کے بن جائے، شہوات دنیاوی اور شریعت کے منع کئے ہوئے کاموں سے باز نہ آنا اور خواہشات نفسانی میں منہمک رہنا اس بیعت کی خلاف ورزی اور عہد شکنی کہلائے گا۔

چھٹا سوال یہ کہ کیا ایک یا ایک سے زیادہ مرشدوں سے ایک شخص کا ایک سے زیادہ مرتبہ بیعت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تو معلوم ہونا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے بار بار بیعت لی، اسی طرح صوفیائے کرام کا بھی کئی بار بیعت لینا مذکور ہے، البتہ یہ مسئلہ کہ ایک مرشد سے بیعت کر لینے کے بعد دوسرے سے بھی بیعت کر سکتا ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس مرشد سے پہلے بیعت کی ہے اگر اس میں کوئی خلل ظاہر ہو کسی ناجائز اور غیر مشروع کا ارتکاب کرتا ہو یا بدعات میں مبتلا ہو تو اس کو چھوڑ کر دوسرے صالح اور متشرع باعمل مرشد سے بیعت کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح پہلے مرشد کی موت اور اس کے لاپتا ہونے پر بھی دوسرے مرشد کی بیعت کی جاسکتی ہے، لیکن بغیر کسی مانع شرعی اور عذر کے پہلے مرشد کو بلاوجہ چھوڑ کر دوسرے مرشد کی بیعت کرنا بیعت کے ساتھ ایک کھیل اور مذاق بن جائے گا، اس طرز عمل کا نقصان یہ ہے کہ مرشد کا دل مرید کی خبر گیری سے ہٹ جائے گا اور بیعت میں برکت نہ رہے گی۔

بیعت کے کون سے الفاظ سلف سے منقول ہیں؟ تو مرشد کو سب سے پہلے خطبہ مسنونہ پڑھنا چاہئے اور خطبہ کے بعد مرشد مرید کو ایمان اجمالی کی تلقین کرے اور ان کلمات کی تلقین کرے: میں ایمان لایا اللہ پر اور جو اللہ کی طرف سے آیا، جو اللہ تعالیٰ کی اس سے مراد ہو اور میں نے اسلام کے سوا تمام مذاہب اور گناہوں سے برأت کی اور اسلام لاتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کے بعد مرشد مرید سے کہلوائے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے توسط سے کرتا ہوں، ان پانچ چیزوں پر:

۱:.....اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

۲:.....نماز کا قیام۔

۳:.....ادائے زکوٰۃ۔

۴:.....رمضان کے روزے۔

۵:.....قدرت ہونے پر حج بیت اللہ کے لئے جانا۔

اور مرید سے کہلوائے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے خلفاء کے واسطے سے بیعت کرتا ہوں اس بات پر کہ میں اللہ کے ساتھ شرک نہ کروں گا، نہ چوری کروں گا، نہ زنا کروں گا، نہ کسی پر جھوٹ بہتان لگاؤں گا اور اللہ کی نافرمانی نہ کروں گا اور نیک صالح اعمال بجالاؤں گا، اس کے بعد مرشد ان آیات کی تلاوت کرے، جس میں نیک اعمال کے ذریعے تقرب الٰہی اور وسیلہ کا بیان ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کا اور بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے، جیسے "یداللہ فوق ایدیھم" کا ذکر ہے کہ (اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے) اور اللہ کی طرف سے جس میں نقض عہد پر وعید اور ایفائے عہد پر اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے، پھر مرشد اپنے لئے، مرید کے لئے اور جو حاضرین ہوں ان کے لئے دعائے خیر کرے اور کہے کہ اے اللہ! ہمیں اور تم سب کو نفع اور برکت عطا فرمائے۔

بیعت لیتے وقت اگر مرشد جن سلاسل میں مجاز ہو اپنے مرید کو ان ہی سلاسل میں داخل کرتے ہوئے کہلوائے کہ میں نے نقشبندی طریقے پر یا قادری اور چشتی طریقے پر بیعت اختیار کی اور اے اللہ ہمیں اس طریقے کی فتح عطا فرما اور تو اپنی رحمت سے اس طریقے کے زمرۂ اولیاء میں ہمیں شامل کر، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تو اس طرح کہلوانے میں

کوئی حرج نہیں۔
مردوں سے بیعت کے وقت مصافحہ کرے اور عورتوں کو مرشد کوئی کپڑا پکڑا دے جس کا ایک کنارہ مرشد کے ہاتھ میں ہو اور دوسرا کنارہ بیعت کرنے والی عورتوں کے ہاتھ میں ہو اور عورتوں سے مصافحہ نہ کرے۔

جب مرید کو ان عقائد و اعمال اور آداب میں رسوخ حاصل ہو جائے تو پھر اس کو صوفیائے کرام کے اشغال باطنی کی طرف توجہ کرنی چاہئے، ان اذکار اور اشغال کا مقصد قرب الٰہی کا حصول ہے جو کتاب و سنت کی تعلیمات کا عین مقصود اور مطلوب ہے اور جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان سے تعبیر فرمایا اور اسلام اور ایمان کے بعد کے درجے میں اسے رکھا۔

صوفیاء کے ان باطنی اشغال کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص جسمانی ورزش کرتا ہے، دوڑ لگاتا ہے اور اس طرح اپنے جسم کو خوب مضبوط اور کسرتی بناتا ہے اور اس کا مقصد اس محنت اور مشقت سے یہ ہو کہ اس جسمانی طاقت کو کسی نیک کام یا مظلوم کی امداد کے لئے کام میں لاؤں گا تو اگر چہ یہ کسرت اور ورزش خود نیکی نہیں لیکن نیک کاموں کے لئے ذریعہ ہونے کی وجہ سے خود بھی نیکی ہی کہلائے گی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کیوں یہ اشغال نہیں کئے؟ تو اس کا جواب شاہ صاحبؒ نے دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ایسی تاثیر تھی جس میں قرب الٰہی اور حضوریٔ قلب اور استحضار کی کیفیت کے لئے ان اشغال کے سہارے کی ان کو ضرورت نہ تھی یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پریشان ہو کر سوال کرتے کہ یا رسول اللہ ہم کیسے نہائیں اور بیویوں سے صحبت کیسے کریں؟ جب کہ ہمارے ساتھ ہر وقت فرشتے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر وقت ہمیں دیکھتا ہے، چنانچہ استحضار کی یہ کیفیت بعد والوں میں بتدریج کم ہوتی چلی گئی، تابعین اور تبع تابعین میں بھی ایک حد تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تاثیر کا اثر رہا لیکن زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ جہاں ایک طرف اگلے بزرگوں کا اثر کم ہوتا چلا گیا، وہاں دوسری جانب نئے دور کے نئے نئے فتنے بھی جنم لیتے گئے، اس لئے بعد والوں کو قرب الٰہی کے حصول اور استحضار و احسان والی کیفیت کے لئے ان نفسی ریاضتوں کا سہارا لینا پڑا، بالکل اسی طرح جیسا کہ ایک شخص پیدائشی اور خلقی طور پر مضبوط توانا اور کسرتی بدن کا مالک ہو تو اسے اپنی تندرستی قائم رکھنے اور قوت بڑھانے کے لئے ورزش کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی جتنی ایک کمزور شخص کو تندرستی کے اس اعلیٰ معیار تک پہنچنے کے لئے کرنی پڑتی ہے۔

شاہ صاحب نے صوفیاء کے ان اشغال کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ مشائخ نے ذکر میں یہ مختلف طریقے اس لئے وضع کئے تا کہ ذاکر کی توجہ بٹنے نہ پائے کیونکہ طبعی طور پر انسان ہر آہٹ اور آواز کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور کچھ نہیں تو دل میں ہی مختلف قسم کے خیالات چکر لگاتے رہتے ہیں، چنانچہ شروع میں ذاکر کی توجہ اپنے نفس کی طرف مرکوز رہتی ہے اور پھر بتدریج توجہ نفس سے ہٹ کر ذات حق کی طرف پھر جاتی ہے گویا یہ اذکار و اشغال طبیعت کو ہر ماسویٰ اللہ سے کاٹ کر اور یکسوئی پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہیں، اور اب ان اشغال کی اہمیت اس لئے اور بڑھ گئی ہے کہ صدیوں سے لاکھوں اور کروڑوں مسلمانوں نے انہی اشغال کو توجہ الی اللہ کا ذریعہ بنایا ہے اتنے طویل عرصے تک اور مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد کا غیر معمولی خلوص اور انہماک کے ساتھ ان اشغال کو برابر کرتے رہنے سے لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ ان اشغال کے خاص طریقے منجھتے منجھتے کمال کے اس درجہ پر پہنچ گئے کہ اب ان کی تاثیر کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

علاوہ ازیں صوفیاء کے ان اشغال کی ایک اور اہمیت بھی ہے اور وہ یہ کہ ہر شخص جانتا ہے کہ صوفی محض اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت اور اس کو عقل کے ساتھ سمجھنے اور جاننے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ وہ خدا کے نور کو اپنے اندر محسوس کرنا چاہتا ہے اور چشم دل سے دیدار کی حسرت رکھتا ہے اور اس پاک ہستی کے قرب اور معیت کا طلب گار رہتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ مقاصد عقل اور نقل سے، پڑھنے اور پڑھانے سے حاصل نہیں ہو سکتے، بلکہ ان کے لئے مشاہدہ اور حال کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ مشاہدہ اور حال صرف وجدان ہی کے ذریعے ممکن ہے ذکر جہر، ذکر خفی، مراقبہ اور اس قسم کے جو اشغال صوفیاء نے وضع فرمائے ہیں ان کا ایک اثر یہ بھی ہے کہ ان اشغال سے طبیعت میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس گرمی میں بہیمیت اور حیوانی شہوات کا شائبہ تک نہیں ہوتا، کیونکہ صوفی ان اشغال سے پہلے ہی طاعات، عبادات اور اعمال صالحہ کے ذریعے اپنے نفس کا تزکیہ کر چکا ہوتا ہے، چنانچہ اس گرمی کی تاثیر سے اس پر ایک محویت سی طاری ہو جاتی ہے اور اس کیفیت میں وہ اپنی جبلی، فطری اور طبعی بندشوں اور عقل و دانش کی زنجیروں سے آزاد ہو کر ایک وجدانی کیفیت میں محو ہو جاتا ہے اور پھر جتنی اس کے جوہر میں صلاحیت ہو اسی کے مطابق اس پر روحانی حقائق منکشف ہوتے ہیں۔

''نسبت کی حقیقت'' کے تحت حضرت شاہ صاحب رقم طراز ہیں:

''تصوف کے جتنے طریقے بیان ہوئے ان سب کا مقصد یہ ہے کہ طالب کے نفس ناطقہ کے اندر

ایک خاص کیفیت پیدا ہو جائے، جس کو صوفیاء نے ''نسبت'' کا نام دیا ہے اسے نسبت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ کیفیت عبارت ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ انتساب اور ارتباط سے، اس کو سکینہ اور نور بھی کہتے ہیں، نفس ناطقہ میں حلول کرنے والی یہ نسبت فرشتوں سے مشابہ ہوتی ہے اور اس کی نگاہ عالم جبروت کے حقائق پر پڑتی ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ طالب جب عبادات، طہارات اور ذکرو اشغال پر برابر عامل رہے تو اس کے نفس ناطقہ کے اندر فرشتوں کے مشابہ ایک مستقل صفت اور عالم جبروت کی طرف توجہ کا راسخ ملکہ یعنی مضبوط استعداد پیدا ہو جاتی ہے، ایک فرشتوں سے ملتی جلتی مستقل صفت اور دوسری عالم جبروت کی طرف توجہ یہ دو شاخیں ہیں نسبت کی اور ان میں سے ہر ایک شاخ کی بہت سی قسمیں ہیں، چنانچہ ایک محبت کی نسبت ہے، محبت کی نسبت دل کی مستقل صفت ہوتی ہے اور ایک نفس شکنی اور اس کی لذتوں سے برأت کلی کی نسبت ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب اس نسبت نفس شکنی کو نسبت اہلیت کا نام دیتے تھے اور ایک نسبت مشاہدہ کہلاتی ہے اس کا تعلق مجرد و محض کی طرف توجہ کرنے کے ملکہ (استعداد) سے ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضوری کے بہت سے رنگ ہیں، ان میں سے کبھی تو محبت کا رنگ ظاہر ہوتا ہے، کبھی نفس شکنی کا اور کبھی ان کے علاوہ یادداشت کا رنگ ہوتا ہے، جب طالب کے نفس ناطقہ میں اس رنگ کا مستقل ملکہ پیدا ہو جاتا ہے تو یہ ملکہ اور استعداد ''نسبت'' کہلاتی ہے۔ نسبتیں بہت سی ہیں اور جو بزرگ صاحب سر ہیں وہ ان نسبتوں میں سے ایک ایک کو علیحدہ علیحدہ جانتے ہیں اور طریقت کے اشغال اور وظائف کا مقصد بھی یہی ہے کہ طالب صادق ان نسبتوں میں سے کسی ایک نسبت کو حاصل کرے اور اس پر برابر جما رہے یہاں تک کہ اس نسبت میں اس کو استغراق حاصل ہو جائے اور یہ کیفیت اس قدر راسخ ہو کہ نفس ناطقہ کے لئے ایک مستقل ملکہ بن جائے۔

کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ نسبتیں صرف ان وظائف اور اشغال ہی کے ذریعے سے حاصل ہو سکتی ہیں اگرچہ ایک طریقہ ان نسبتوں کے حصول کا یہ اشغال بھی ہیں لیکن اس کے علاوہ اس کے حصول کے اور طریقے بھی ہیں میرے نزدیک (شاہ صاحب اس مسئلہ میں رائے غالب یہ ہے کہ صحابہؓ اور تابعینؒ سکینہ کی نسبت ان اشغال و وظائف کے علاوہ دوسرے طریقوں سے حاصل کرتے تھے ان میں سے ایک طریقہ یہ کہ وہ خلوت میں انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرتے اور تسبیح واذکار میں مشغول رہتے تھے، اسی طرح برابر طہارت پر قائم رہتے۔ موت جو دنیاوی لذتوں کو مٹانے والی ہے اس کو ہردم یاد رکھتے ثواب وعذاب کے احکام میں غور کرتے یوں مادی لذات سے ان کی طبیعت اچاٹ رہتی اور طبیعت میں استغنا اور دل میں زہد پیدا ہو جاتا، چنانچہ اس طریقے پر ان کو یہ نسبت حاصل ہو جاتی اس کے حصول کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ وہ قرآن مجید کی برابر تلاوت کرتے اور ان کے مطالب ومعانی میں خوب غور اور تدبر فرماتے وعظ ونصیحت اور دل کو نرم کردینے والی احادیث سنتے اور ان پر عمل کرتے تھے۔

الغرض ان مبارک اعمال کو ایک مدت دراز تک باقاعدگی اور تسلسل کے ساتھ انجام دیتے، جس سے ان کے اندر ایک نفسی کیفیت اور مستقل ملکہ پیدا ہو جاتا اور اس کیفیت کی وہ آخر عمر تک حفاظت کرتے تھے، یہ ہے وہ کیفیت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے مشائخ کے ذریعے وراثتاً چلی آتی ہے، اب اس کیفیت کے برحق ہونے میں تو کوئی شک نہیں ہے، البتہ اس کیفیت کے جدا جدا رنگ ہیں اور اس کے حصول کے طریقے بھی علیحدہ علیحدہ مختلف اور متعدد ہیں۔ جو طالب نسبت سکینہ پر برابر آخر تک قائم رہے، اس پر وقتاً فوقتاً بڑے بڑے بلند مرتبہ احوال وکوائف وارد ہوتے رہتے ہیں، طالب کو چاہئے کہ وہ ان مواقع کو غنیمت سمجھے اور شکر بجالائے کہ یہ احوال اس کی طاعت کی قبولیت اور باطن نفس میں ان کے موثر ہونے کی علامات ہیں۔

ان بلند مرتبہ احوال میں سے ایک یہ ہے کہ طالب سب چیزوں پر اللہ جل شانہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کو ترجیح دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے اس کے دل میں غیرت کا جذبہ پیدا ہو۔ اس ضمن میں حضرت امام مالکؒ نے مؤطا میں عبداللہ بن ابوبکرؓ سے ایک روایت ذکر کی ہے کہ ایک دن ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک خوش رنگ چڑیا اڑی اور برابر ادھر ادھر چکر لگاتی رہی اور باغ کے گھنے درختوں میں سے نکلنے کی جگہ تلاش کرتی رہی، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ منظر بہت پسند آیا اور نماز ہی میں چڑیا کی طرف متوجہ ہے اس دوران یہ بھول گئے کہ انہوں نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ دل میں ندامت ہوئی کہ نماز میں یہ خلل میرے اس باغ کی دلکشی کے سبب سے ہوا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور باغ کا واقعہ بیان کرنے کے بعد عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس باغ کو میں اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں، آپ اسے جہاں چاہیں خرچ کردیں، یہ نسبت کا ایک بلند حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے غیرت کا جذبہ پیدا ہو۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ جو قرآن کریم میں مذکور ہے، وہ بھی اسی کی طرف اشارہ کرتا

ہے، واقعہ یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک مرتبہ اپنے گھوڑوں کے دیکھنے میں اس قدر محو اور مشغول تھے کہ نماز قضا ہوگئی، اس پر آپ نے ان گھوڑوں کی گردنیں اور پنڈلیاں کاٹنے کا حکم دے کر اللہ کی راہ میں سب کو قربان کردیا۔

ان احوال میں سے ایک بلند حال خوف الٰہی کا غلبہ ہے، ایسا خوف جس کا اثر بدن اور اعضا پر ظاہر ہو۔ حدیث میں سات اشخاص کا ذکر جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سایہ رحمت میں پناہ دے گا، جس میں ایک شخص وہ ہوگا جس نے خلوت اور تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، یہ بھی آتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے اور اتنا روئے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی، خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے قیام فرماتے تو آپ کے سینہ مبارک سے جوش گریہ کی وجہ سے ایسی آواز آتی تھی جیسے آگ پر دیگ چڑھی ہوئی ہو۔

اور ان احوال میں سے مبارک خوابوں کا نظر آنا بھی ہے۔ حدیث میں رویائے صالحہ کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی اس کتاب کے تعارف سے راقم کا مقصد فقط ان کا رد کرنا ہے جو مشائخ کے سلسلہ بیعت کو بدعت کہتے ہیں یا ان پر زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ لازم اور واجب ہم نے بھی نہیں کہا لیکن جس بات کی اصل خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا سے بدعت قرار دینے کو جہل مرکب کے سوا اور کیا نام دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ والوں کی مبارک صحبت اور مجالس ذکر سے محروم نہ فرمائے اور حسن خاتمہ کی سعادت سے نوازے۔ آمین یارب العٰلمین۔

☆☆..........☆☆

# علم اور اھل علم

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

## علم کا شوق:

اصل میں علم تو ہے ہی دین کا جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے، علم اللہ تعالیٰ کا نور ہے، اللہ تعالیٰ نور جس کو دیتا ہے وہ بڑا خوش نصیب ہے۔

## بیٹے کا جنازہ اور علم:

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مایہ ناز شاگرد ہیں، جن کو دنیا قاضی ابو یوسف کے نام سے یاد کرتی ہے، خود حضرت امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے کا جنازہ چھوڑ دیا تاکہ سبق کا ناغہ نہ ہو۔

## سبق کے لئے دوڑ:

حضرت علامہ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ سبق میں شامل ہونے کے لئے اس قدر دوڑتا کہ میری سانس پھول جاتی۔

## سبق میں ناغہ:

سبق سے ناغہ کرنے کی وجہ سے بے برکتی ہوجاتی ہے۔

## محرومی:

اور بسا اوقات سبق سے ناغہ کی وجہ سے علم سے محرومی ہوجاتی ہے۔

## استاد:

علم حاصل کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ دلی طور پر استاد کا احترام کرے، اس کو خوش رکھنے کی کوشش کرے۔

## کتاب:

علم حاصل کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ کتاب کا احترام کرے، جس کی وجہ سے کتاب کے احترام میں کمی آئے۔

جس درسگاہ میں وہ طالب علم پڑھتا ہے، اس درسگاہ کا بھی احترام کرے۔

## عالم دین کا احترام:

نقشبندیہ کے مشہور و معروف بزرگ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ کی مجلس انس و قدس میں جب حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ تشریف لانے والے ہوتے تو تھوڑی دیر پہلے ہی حضرتؒ کے لئے جگہ فارغ کرالیتے تھے، خدام نے دریافت کیا، حضرت کو کشفاً معلوم ہوجاتا ہے کہ قاضی صاحب تشریف لا رہے ہیں یا کیا بات ہے؟ فرمایا: ہاں، مجلس میں زمین پر رہنے والے جو فرشتے موجود ہوتے ہیں وہ احتراماً اٹھنے لگتے ہیں، میں سمجھ جاتا ہوں کہ قاضی صاحب آنے والے ہیں۔ (حالات مشائخ نقشبندیہ برگ سبز)

## گاؤں کا نقشہ اس طرح ہے:

حضرت قاری سعید الرحمٰن صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا قاضی عبدالحق مرحوم سر پر ہاتھ رکھ کر آرام فرما مجھے فرمانے لگے: ''سعید الرحمٰن آپ کا گاؤں میں مکان اس طرح ہے اور لقمان کا مکان اس طرح ہے آپ کا گاؤں اس طرح ہے؟'' حضرت مرحوم نے جو نقشہ بیان فرمایا وہی تھا جو ہمارے گاؤں کا ہے۔ یاد رہے کہ حضرت مرحوم کبھی ہمارے گاؤں اور علاقے میں نہیں گئے، حضرت مرحوم کا یہ کشف اور کرامت تھی۔

☆☆..........☆☆

بزم اطفال

# مصیبت کا وقت

## اور

## انا للہ وانا الیہ راجعون کا ورد

حاجی کمال الدین

میرے ہونہار بچو! آج کی صحبت میں ہم آپ کو دو تین باتیں ایسی بتاتے ہیں جو آپ کے لئے فائدہ مند بھی ہیں اور ثواب کا باعث بھی۔ مضمون کی سرخی سے آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ جب آپ کو کوئی مصیبت پیش آئے کوئی دکھ یا تکلیف پہنچے' کچھ نقصان ہو جائے یا کوئی فوت ہو جائے تو "انا للہ و انا الیہ راجعون" پڑھا کرو' پھر اس نقصان پر صبر کیا کرو اور نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کیا کرو' اور یہ کہا کرو کہ اے اللہ! یہ جو مجھے تکلیف پہنچی ہے یہ تیری ہی طرف سے ہے' تو نے میرے لئے یہی بہتر سمجھا' میں اس پر صبر کرتا ہوں اور تجھ سے معافی کا خواستگار ہوں' بیشک یہ میرے گناہوں کا نتیجہ ہے تو معاف فرما اور آئندہ مجھے گناہوں سے بچنے کی توفیق عنایت فرما اور مجھے آزمائش میں نہ ڈال۔

پیارے بچو! سورۂ بقرہ کے انیسویں رکوع میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے:

"اور ہم تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف سے (جو مخالفین کی طرف سے یا حوادث سے پیش آئے) اور (کسی قدر فقر و فاقہ سے اور (کسی قدر مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے) پس تم لوگ اس قسم کی جو چیزیں پیش آویں ان پر صبر کرنا' اور آپ ان صبر کرنے والوں کو بشارت سنا دیجئے (جن کی یہ عادت ہے) کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھتے ہیں' یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ شانہ کی خاص خاص رحمتیں اور رحمت عام بھی ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"

عزیز بچو! مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کا زبان سے پڑھنا مفید بھی ہے اور باعث اجر بھی اور دل سے اس کے معنی سمجھ کر پڑھنا اور بھی زیادہ موثر اور باعث اجر اور باعث طمانیت ہے' بہتر ہوگا اگر آپ اس کا مطلب بھی سمجھ لیں۔ اس کا سیدھا سادا ترجمہ یہ ہے کہ ہم سب کے سب (معہ اپنی جانوں کے اور مالوں کے) اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں (اور مالک کو اپنی ملک میں ہر طرح تصرف کا حق ہے وہ جس طرح چاہے صرف کرے) اور ہم سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یعنی مرنے کے بعد سب کو وہیں جانا ہے۔ یہاں کے نقصانات اور تکلیف کا بدلہ اور ثواب بہت زیادہ وہاں ملے گا' جیسا کہ دنیا میں کسی شخص کا کچھ نقصان ہو جائے اور اس کو کامل یقین ہو کہ اس نقصان کے بدلہ میں اس سے زیادہ بہت جلد مل جائے گا تو اس کو اپنے نقصان کا ذرا سا بھی رنج نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ شانہ کے یہاں زیادہ سے زیادہ بدلہ ملنے کا یقین ہو جائے تو پھر ذرا بھی کلفت نہ رہے' لیکن ہم لوگوں میں کیونکہ ایمان اور یقین کی کمی ہے اس وجہ ذرا سی مشقت' ذرا سی تکلیف' ذرا سا نقصان بھی ہمارے لئے مصیبت عظمیٰ بن جاتا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے اپنے کلام پاک میں اس کی طرف بھی بہت جگہ تنبیہ فرمائی ہے کہ یہ دنیا سخت امتحان کی جگہ ہے اور کئی کئی مضمونوں میں امتحان ہوتا ہے کبھی مال کی افراط سے کہ اس کو کس طرح خرچ کیا جا رہا ہے اور کبھی فاقہ و تنگ دستی سے کہ اس کا کس طرح استقبال کیا جا رہا ہے؟ جزع فزع سے یا صبر و صلوٰۃ سے؟ اسی لئے بار بار صبر و صلوٰۃ اور اللہ کی طرف رجوع کی ترغیبیں دی جاتی ہیں اور اس پر تنبیہ کی جاتی ہے کہ تم آج کل زیر امتحان ہو' ایسا نہ ہو کہ اس امتحان میں فیل ہو جاؤ۔

"واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔" (سورۂ بقرہ: ع ۵)

ترجمہ: "اور مدد حاصل کرو صبر کے ساتھ اور نماز کے ساتھ۔"

حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں اللہ کی طرف سے مدد ہیں۔ ان سے مدد لو۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں' تجھے حق تعالیٰ شانہ ان سے نفع دیں

### جب سُورج نکلے تو یہ دعا پڑھیں

"اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا ھٰذَا وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا۔" (حصن حصین)

ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں' جس نے آج ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ فرمایا۔"

### جب شام ہو تو یہ دعا پڑھیں

"اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰ وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ۔" (ابن حبان)

ترجمہ: "اے اللہ ہم تیری قدرت سے شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے جیتے اور مرتے ہیں اور مرے پیچھے جی اٹھ کر تیری طرف جانا ہے۔"

## بزم اطفال

گے میں نے عرض کیا ضرور بتائیں! ارشاد فرمایا کہ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر (یعنی اس کے حقوق ادا کر) اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائیں گے اللہ تعالیٰ (کے حقوق) کی حفاظت کر تو اس کو (ہر وقت اپنی مدد کے لئے سامنے پائے گا) ثروت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو پہچان لے (یعنی یاد کرلے) وہ تجھے مصیبت کے وقت پہچانے گا (مدد کرے گا) اور یہ اچھی طرح جان لے کہ جو کچھ بھی مصیبت تجھے پہنچی ہے وہ ہرگز تجھ سے چوکنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ کبھی بھی پہنچنے والی نہ تھی۔ اگر مخلوق ساری کی ساری مل کر کوشش کرے کہ تجھے کچھ دے اور اللہ تعالیٰ اس کا ارادہ نہ کریں تو وہ ہرگز اس پر قادر نہیں کہ تجھے کچھ دے اگر وہ سب کے سب مل کر تجھ سے کسی مصیبت کو ہٹانا چاہیں اور اللہ تعالیٰ نہ چاہیں تو وہ کبھی بھی اس مصیبت کو نہیں ہٹا سکتے۔ تقدیر کا قلم ہر اس چیز کو لکھ چکا ہے جو قیامت تک ہونے والی ہے۔ جب تو کچھ مانگے تو صرف اللہ ہی سے مانگ اور جب مدد چاہے تو صرف اللہ ہی سے مدد چاہ اور جب بھروسہ کرے تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کر۔ ایمان و یقین میں شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کر اور یہ خوب جان لے کہ ناگوار چیزوں پر صبر بہت بہتر چیز ہے اور اللہ کی مدد صبر کے ساتھ ہے اور مصیبت کے ساتھ راحت ہے اور تنگدستی کے ساتھ فراخ دستی ہے۔ یعنی جب کوئی تکلیف پہنچے تو سمجھو کہ اب کوئی راحت بھی ملنے والی ہے اور جب تنگی ہو تو سمجھو کہ اب فراخی بھی ہونے والی ہے۔

☆☆......☆☆

## دینی تعلیم

سوال:...... چار بڑے فرشتوں کے نام بتائیے؟

جواب:...... چار بڑے فرشتوں کے نام یہ ہیں:

۱:...... حضرت جبرائیل علیہ السلام۔

۲:...... حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

۳:...... حضرت میکائیل علیہ السلام۔

۴:...... حضرت اسرافیل علیہ السلام۔

سوال:...... ان بڑے فرشتوں کے کام بتائیے؟

جواب:...... (۱) حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغام و احکام انبیاء علیہم السلام کے پاس لانے کے لئے مقرر تھے۔

(۲) حضرت عزرائیل علیہ السلام جانداروں کی جانیں قبض کرنے پر مقرر ہیں۔

(۳) حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

(۴) حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کو صور پھونکیں گے۔

سوال:...... چار بڑی کتابوں کے نام بتائیے؟ اور وہ کن نبیوں پر نازل ہوئیں؟

جواب:...... چار بڑی کتابوں کے نام یہ ہیں:

(۱) قرآن مجید، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

(۲) توراۃ، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۳) زبور، حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۴) انجیل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

سوال:...... فقہ کے چار بڑے اماموں کے نام بتائیے؟

جواب:...... فقہ کے چار بڑے اماموں کے نام یہ ہیں:

(۱) حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہؒ،

(۲) حضرت امام مالکؒ،

(۳) حضرت امام شافعیؒ،

(۳) حضرت امام احمد بن حنبلؒ ہیں۔

سوال:...... حدیث کی چھ صحیح اور مشہور کتابوں کے نام بتائیے؟

جواب:...... حدیث کی چھ صحیح اور معتبر کتابوں کے نام یہ ہیں:

(۱) بخاری، مولف محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ،

(۲) مسلم، مولف امام مسلم بن حجاجؒ،

(۳) ترمذی، مولف امام محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ،

(۴) ابوداؤد، مولف امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانیؒ،

(۵) سنن ابن ماجہ مولف امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینیؒ،

(۶) نسائی، ان کے علاوہ بھی حدیث کی اور کتابیں ہیں۔

سوال:...... حدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام کئے یا جن باتوں کی امت کو تعلیم دی اسے حدیث کہتے ہیں۔

سوال:...... صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب:...... صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان کے اوپر اس کی وفات ہوئی ہو۔

☆☆......☆☆

بزم اطفال

## عقیدۂ حیات عیسیٰ علیہ السلام

آیت مبارکہ:

"اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ" (آل عمران:۵۵)

ترجمہ:...... جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! میں لے لوں گا تجھ کو اور تجھ کو کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے متبعین کو ان لوگوں پر غالب رکھوں گا جو منکر ہیں روز قیامت تک۔"

احادیث مبارکہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری کس قدر عزت افزائی ہوگی جب عیسیٰ بن مریمؑ تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔" (بخاری ج۱،ص:۴۹۰)

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھیجیں اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو پس وہ دمشق کے مشرقی روشن منارہ پر دو چادروں میں ملبوس اتریں گے، اس حالت میں کہ رکھنے والے ہوں گے اپنے دونوں ہاتھوں کو دو فرشتوں کے پروں پر۔"

"حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا کہ توراۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور حضرت عیسیٰؑ دفن کئے جائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، پس ابومودود نے فرمایا کہ روضۂ اطہر میں ایک قبر کی جگہ بچی ہوئی ہے۔"

(ترمذی ج۲،ص:۲۰۲)

## انوکھی تبدیلی

محمد حذیفہ سعید

حامد دن گن گن کر گزار رہا تھا کہ کب چھٹیاں شروع ہوں گی اور راوی عیش لکھے گا، آخر کار اچھلتے کودتے دن گزر گئے اور چھٹیاں شروع ہوئیں، رمضان المبارک ختم ہونے میں صرف آٹھ دن رہ گئے تھے، حامد کے بھائی حماد اور اس کے ابو نے عید کے لئے تیاریاں شروع کردیں۔

حامد چھٹی کلاس کا نہایت ذہین، شریف بچہ تھا، وہ اپنے ابو سے کسی قسم کی ضد نہیں کرتا تھا، حامد نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں بھرپور طریقہ سے حصہ لیتا اور ہمیشہ اول نمبر لے کر آتا، اس سال بھی ان کے اسکول والوں نے رمضان المبارک میں رمضان کی مناسبت سے ایک پروگرام رکھا تھا، اس پروگرام میں حامد کو تقریر کرنی تھی، اسی وجہ سے اس نے فضائل رمضان المبارک کے اوپر ایک مضمون تیار کیا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں کھڑے ہوکر مختلف اسٹائل سے ہاتھ ہلاکر، منہ بناکر تقریر یاد کررہا تھا کہ اس کے بھائی حماد کمرے میں داخل ہوئے اور اس کی تقریر سننے لگے، جب حامد نے تقریر ختم کی تو وہ آگے بڑھے اور حامد سے کہنے لگے: "تم نے تقریر تو بڑی اچھی یاد کی ہے" لیکن تم نے تقریر میں یہ بات بھی کہی ہے جو مجھے مناسب نہیں لگتی، وہ یہ کہ:

"ساتھیو! رمضان المبارک میں بھرپور طریقہ سے روزہ رکھنے کا اہتمام کرو۔"

تم یہ بتاؤ کہ تم نے کبھی روزہ رکھا ہے؟ حامد کا سر نفی میں ہل گیا، تو حامد کے بھائی گویا ہوئے تو میری بات سنو: پیارے بھائی! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"جو تم کرتے نہیں وہ بیان مت کرو"

اور یہ بھی سن لو جب تم کوئی اچھا کام کرو گے اور پھر بیان کرو گے تو تمہیں بھی بڑی خوشی حاصل ہوگی صحیح ہے نا؟

پیارے بھائی لو پھر وعدہ کرو رکھو گے نا پورے روزے؟ حامد نے نئے عزم کے ساتھ کہا پکا وعدہ، ادھر دونوں کے ہاتھ ملے اور دروازے پر کھڑے ان کے ابو کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

☆☆............☆☆

## شعور ختم نبوت

مولانا قاضی احسان احمد

س:...... قادیانی اور مرزائی کن لوگوں کو کہا جاتا ہے؟

ج:...... جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں، ان کو قادیانی / مرزائی کہا جاتا ہے۔

س:...... مرزا غلام احمد قادیانی کون تھا؟

ج:...... قادیان میں پیدا ہونے والا انگریز کا وفادار، نمک خوار اور مخبوط الحواس شخص، جس سے انگریز نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرایا۔

س:...... مرزا غلام احمد قادیانی کیسی موت مرا؟

ج:...... ہیضہ کا شکار ہوکر عبرت ناک موت مرا۔

س:...... مرزا غلام احمد قادیانی کا کیا دعویٰ تھا؟

ج:...... میں نبی ہوں، میں مہدی ہوں اور میں عیسیٰ ہوں۔

س:...... مرزا قادیانی کہاں پیدا ہوا؟

ج:...... ہندوستان کے ضلع گورداسپور کی بستی قادیان میں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Wifaq-ul-Madaris-il-Arabia, Pakistan. وفاق المدارس العربیہ پاکستان
فون نمبر: 061-6539376-6539665
فیکس نمبر: 061-6539485
مرکزی دفتر: گارڈن ٹاؤن، شیرشاہ روڈ ملتان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مدارس عالیہ کے ذمہ دار حضرات کی خدمت میں

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا اساسی عقیدہ ہے۔ ہمارے حضرات اکابر نے جہاں دین کے دیگر شعبوں میں بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ وہاں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ''فتنہ قادیانیت'' کے رد میں بھی گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

مدارسِ عربیہ کے عزیز طلبہ کی اس موضوع سے آگاہی کے لئے کتاب ''آئینہ قادیانیت'' کو وفاق المدارس العربیہ نے عالیہ سال اوّل (درجہ مشکوٰۃ) میں داخلِ نصاب کیا ہے۔ اس کتاب میں قدیم مواد کو جدید اسلوب میں مرتب کیا گیا ہے، جو انتہائی مفید ہے۔

اس بات کا افسوس ہے کہ بعض مدارس میں یہ کتاب نہیں پڑھائی جارہی اور اگر پڑھائی بھی جاتی ہے تو اس پر خصوصی توجہ نہیں دی جاتی۔ ہماری تمام مدارس سے گذارش ہے کہ وہ پورے اہتمام اور توجہ سے اس کتاب کو پڑھائیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جن مدارس میں ابھی تک یہ کتاب نہیں پڑھائی جارہی وہ جلد از جلد اس کے پڑھانے کا اہتمام کریں گے اور اس پر خصوصی توجہ بھی دیں گے۔

''آئینہ قادیانیت'' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے اصل لاگت پر دستیاب ہے۔

(مولانا) سلیم اللہ خان
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

(مولانا) محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

REGD. NO. SS-160

سالِ نو کی پہلی سہ ماہی میں

**عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام**

# ضلعی وعلاقائی ختم نبوت کانفرنسیں

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | ۶،۷/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، رحیم یار خان اور ضلع بھر کا تبلیغی دورہ۔ |
| ۲۔ | ۸/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، نواب شاہ |
| ۳۔ | ۹/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، محراب پور |
| ۴۔ | ۱۰/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، گمبٹ |
| ۵۔ | ۱۱/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، سکھر |
| ۶۔ | ۱۲/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، پنوں عاقل |
| ۷۔ | ۱۳/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، گھوٹکی |
| ۸۔ | ۱۶/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، بہاولنگر |
| ۹۔ | ۱۷/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، وہاڑی |
| ۱۰۔ | ۱۸/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، خانیوال |
| ۱۱۔ | ۱۹/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، ساہیوال |
| ۱۲۔ | ۲۰/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، پاکپتن |
| ۱۳۔ | ۲۱/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، اوکاڑہ |
| ۱۴۔ | ۲۲/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، جھنگ |
| ۱۵۔ | ۲۳/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، خوشاب |
| ۱۶۔ | ۲۴/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، میانوالی |
| ۱۷۔ | ۲۵/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، بھکر |
| ۱۸۔ | ۲۶/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، لیہ |
| ۱۹۔ | ۲۷/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، چنیوٹ |
| ۲۰۔ | ۲۸/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، دن کو چناب نگر، رات کو فیصل آباد |
| ۲۱۔ | ۲۹/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، شیخوپورہ |
| ۲۲۔ | ۳۰/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، لاہور |
| ۲۳۔ | ۳۱/مارچ | ختم نبوت کانفرنس، سیالکوٹ |
| ۲۴۔ | یکم/اپریل | ختم نبوت کانفرنس، نارووال |
| ۲۵۔ | ۲/اپریل | ختم نبوت کانفرنس، گوجرانوالہ |
| ۲۶۔ | ۳/اپریل | ختم نبوت کانفرنس، دن کو بھمبر، رات کو گجرات |
| ۲۷۔ | ۴/اپریل | ختم نبوت کانفرنس، دن کو منڈی بہاءالدین، رات کو چکوال |
| ۲۸۔ | ۵/اپریل | ختم نبوت کانفرنس، حافظ آباد |
| ۲۹۔ | ۶/اپریل | ختم نبوت کانفرنس، چیچہ وطنی |
| ۳۰۔ | ۷/اپریل | ختم نبوت کانفرنس، ملتان |

مقامی علماءِ کرام و مرکزی رہنما خطاب فرمائیں گے۔

**تمام مسلمانوں اور جماعتی احباب ان کانفرنسوں میں بھرپور شرکت فرما کر انہیں کامیاب فرمائیں۔**